THU.12.Dec.2024
VOLUME:19 NO: 316
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعرات 12 ڈسمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 316
8/ جمادی الثانی 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیے جاتے ہیں۔

اے ڈی بی نے ہندوستانی معیشت کو بڑا جھٹکا دیا

جی ڈی پی کی شرح ترقی میں کی تخفیف

نئی دہلی: ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی) نے ہندوستانی معیشت کو ایک بڑا جھٹکا دیا ہے۔ اے ڈی بی نے ہندوستان کی معاشی ترقی کے تخمینہ کو کم کر دیا ہے۔ اس نے ملک میں ذاتی سرمایہ کاری اور مکانات کی مانگ میں کمی آنے کی وجہ سے موجودہ مالی سال میں ہندوستان کی ترقی کو کم کر کے 5.6 فیصد کر دیا ہے۔ اے ڈی بی نے مالی سال 2025-26 کے لیے ہندوستان کی ترقی کے تخمینے کو بھی 2.7 فیصد سے کم کر کے 7 فیصد کر دیا ہے۔ حال ہی میں پالیسی میٹنگ کے بعد آر بی آئی کے گورنر نے بھی شرح ترقی کے تخمینے میں تخفیف کرتے ہوئے 6.6 فیصد کر دیا تھا۔ حالانکہ اب بھی کئی ایسی ادارے ہیں جن کو ہندوستانی معیشت سے کافی امیدیں ہیں اور ملک کی ترقی کے حوالے سے پُرامید ہیں۔ بدھ کو ایشین ڈیولپمنٹ آؤٹ لک (اے ڈی او) کی جانب سے جاری رپورٹ کے مطابق امریکی تجارت، مالیات اور امیگریشن پالیسیوں میں تبدیلی ترقی پذیر ایشیا اور بحرالکاہل کے خطے کی ترقی کو متاثر کر سکتی ہے۔ ساتھ ہی مہنگائی میں بھی اضافے کا امکان ہے۔ جاری کردہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایشیا اور بحرالکاہل کے خطے کی معیشتوں کے 2024 میں 9.4 فیصد کی شرح سے بڑھنے کی امید ہے۔ یہ فیصد اے ڈی بی کی جانب سے ستمبر میں لگائے گئے 5 فیصد کے اندازے سے تھوڑا سا کم ہے۔ ریزرو بینک آف انڈیا نے بھی رواں مالی سال کے لیے شرح ترقی کے تخمینے کو 2.7 فیصد سے کم کر کے پچھلے ہفتہ 6.6 فیصد کر دیا تھا۔ مرکزی بینک نے معاشی سرگرمیوں میں سُست روی اور اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافے کے پیش نظر مہنگائی کا تخمینہ بھی بڑھا کر 8.4 فیصد کر دیا تھا۔ ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کی شرح ترقی رواں مالی سال 2024-25 کے جولائی۔ستمبر ماہ میں 4.5 فیصد پر آ گئی تھی جو کہ 7 سہ ماہیوں کی ذیلی سطح تھی۔ حالانکہ آر بی آئی نے خود اس کے 7 فیصد پر رہنے کا اندازہ لگایا تھا۔

پربھنی میں 'آئین' کی توہین کے بعد پُرتشدد مظاہرہ

حالات پر قابو پانے کے لیے علاقے میں کرفیو نافذ

پربھنی: 11 / ڈسمبر (ایجنسیز) مہاراشٹر کے پربھنی میں بروز منگل (10 ڈسمبر) آئین کی علامت کو نقصان پہنچانے کا معاملہ پیش آیا تھا۔ اس نے آج طول پکڑتے ہوئے تشدد کی شکل اختیار کر لی۔ دراصل پربھنی پولیس اسٹیشن کے پاس بھیم راؤ امبیڈکر کی مورتی کے پاس شیشے کے سیلف میں رکھے آئین کی نقل کو کسی نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ اس امر کو لوگوں نے 'آئین' پر حملہ تصور کر ہنگامہ شروع کر دیا۔ بدھ کے روز پُرتشدد مظاہرے کے پیش نظر پولیس نے علاقے میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ پولیس افسران کے مطابق تشدد کے بعد شہر میں عوامی مقامات پر 5 یا اس سے زائد افراد کے جمع ہونے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ ساتھ ہی لاء اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنے کے لیے ریاستی ریزرو پولیس فورس کی ایک کمپنی کو تعینات کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق مظاہرین کی ایک جماعت کلکٹر کو میمورنڈم دینے کے لیے صبح پہنچی تھی۔ لیکن ان لوگوں نے راستے میں دکانوں کے سائن بورڈز اور سی سی ٹی وی کیمروں کو نقصان پہنچایا اور سڑک پر ٹائر جلائے۔ مظاہرین نے مبینہ طور پر ضلع کلکٹر کے دفتر پر بھی حملہ کر دیا اور وہاں کی جائیدادوں کو بھی نقصان پہنچایا۔ ایک پولیس اہلکار کے مطابق مظاہرین نے دوپہر 1 بجے کے قریب ایک دکان کے باہر پی وی سی پائپوں کو آگ کے حوالے کر دیا۔ پولیس نے بڑی مشقت سے حالات کو قابو میں کیا ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں اب تک ایک شخص کو حراست میں لیا ہے۔ منگل کو بھی شام میں مظاہرین نے پربھنی ریلوے اسٹیشن پر ٹریک کو بلاک کر دیا تھا اور نندی گرام ایکسپریس کے لوکو پائلٹ پر بھی حملہ کر دیا تھا۔ لاء اینڈ آرڈر کا جائزہ لینے والے پولیس افسران نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ سرکاری املاک کو نقصان نہ پہنچائیں اور تشدد سے باز آ جائیں۔ دوسری جانب ممبئی کی رکن پارلیمنٹ اور امبیڈکروادی لیڈر ورشا گائیکواڑ نے معاملے کی گہرائی سے تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''آئین کی توہین کیسے ہو سکتی ہے۔ گرفتار افراد سے سختی سے پوچھ تاچھ کی جائے تاکہ اس کے پیچھے کے ماسٹر مائنڈ کا پتہ چل سکے۔'' کانگریس لیڈر وجے وڈیٹیوار نے اس پورے واقعہ کے لیے حکومت اور مقامی انتظامیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ انھوں نے برسراقتدار طبقہ پر لاپرواہی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر صحیح وقت پر کارروائی کی جاتی تو تشدد کو روکا جا سکتا تھا۔'' اس درمیان شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما آدتیہ ٹھاکرے نے بھی آئین کی نقل کی توہین کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ انھوں نے اس معاملے کی مذمت کرتے ہوئے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے مظاہرین سے امن و امان برقرار رکھنے کی اپیل بھی کی ہے۔ یہاں ڈاکٹر بھارت رتن۔ باباصاحب امبیڈکر کے مجسمے کے پاس موجود آئین کی نقل کو ایک شخص کے ذریعہ نقصان پہنچانے کا واقعہ پیش آیا ہے۔ اس لیے کلکٹر اور ضلع مجسٹریٹ رگھوناتھ گاوڑے نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے مطلع کیا ہے کہ پولس انتظامیہ کو حکم دیا گیا ہے کہ پربھنی شہر اور ضلع میں انڈین سیول سیکورٹی کوڈ 2023 کی دفعہ 163 کو احتیاطی اقدام کے طور پر نافذ کیا جائے تاکہ امن و امان کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔

کیرالہ سے آئی کانگریس کے لیے ایک اور خوشخبری، بلدیاتی وارڈز کے ضمنی انتخاب میں ملی بڑی کامیابی

کانگریس پارٹی کے لیے کیرالہ سے ایک ماہ کے اندر دوسری مرتبہ خوش آئند خبر آئی ہے۔ کانگریس کی قیادت والے یو ڈی ایف اتحاد نے کیرالہ میں حال ہی میں ہوئے 31 بلدیاتی وارڈز کے ضمنی انتخابات میں بڑی جیت حاصل کی ہے۔ ریاستی الیکشن کمیشن کے ذریعہ بدھ کو جاری کیے گئے نتائج کے مطابق یو ڈی ایف نے 31 میں سے 17 وارڈوں میں جیت درج کی ہے۔ گزشتہ ماہ ہی کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی نے وائناڈ سے پارلیمانی ضمنی انتخاب میں شاندار جیت حاصل کی تھی۔ بلدیاتی وارڈز کے ضمنی انتخابات 1 ضلع پنچایت وارڈ، 4 بلاک پنچایت وارڈ، 3 میونسپلٹی وارڈ اور 23 گرام پنچایت وارڈوں میں ہوئے تھے۔ ان وارڈوں میں 2020 میں ہوئے پچھلے انتخابات میں سی پی ایم کی قیادت والی ایل ڈی ایف اتحاد نے 15، یو ڈی ایف نے 13 اور بی جے پی نے 3 وارڈوں پر جیت حاصل کی تھی۔ اس دفعہ کے انتخاب میں یو ڈی ایف کو 4 سیٹوں کا فائدہ ہوا ہے جبکہ ایل ڈی ایف کی تعداد گھٹ کر 11 ہو گئی ہے۔ حالانکہ بی جے پی کے 3 سیٹ اب بھی برقرار ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اڈّگی میں کریمن نور پنچایت، تری شور میں نٹّیکا پنچایت اور پلکڑّ ضلع میں تھاچمپارا پنچایت میں یو ڈی ایف کو جیت حاصل ہوئی اور ایل ڈی ایف کو ہار کا سامنا کرنا پڑا۔ ان پنچایتوں میں گورننگ کاؤنسل میں ایل ڈی ایف کے پاس بہت کم سیٹوں کی اکثریت تھی۔ بی جے پی نے اپنے دونوں موجودہ وارڈوں کو برقرار رکھتے ہوئے یو ڈی ایف کو ایک وارڈ میں شکست دیا۔ ساتھ ہی بی جے پی کو یو ڈی ایف سے ایک وارڈ میں ہار کا سامنا کرنا پڑا۔ ان سیٹوں پر ضمنی انتخابات ہونے کی اصل یہ وجہ یہ تھی کہ موجودہ وارڈ ممبران کی یا تو موت ہو چکی تھی یا ان ممبران نے پارٹی بدل لی تھی۔

جج شیکھر کمار یادو کے بیان سے عدلیہ کا وقار مجروح ہوا ہے: مولانا محمود اسعد مدنی

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے الہ آباد ہائی کورٹ کے جج جسٹس شیکھر یادو کے حالیہ متنازعہ بیان پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے اپنے عہدے کی معتبریت کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ جن عدالتوں سے امید ہے کہ وہ عدل و انصاف کے ذریعہ سبھی طبقوں کو جوڑنے کا کام کریں گی، ان کا ایک مضبوط نمائندہ ملک کو توڑنے والی طاقتوں کا ہم پیالہ و ہم نوالہ بن رہا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ انھیں آئین کا نمائندہ ہونا چاہیے جبکہ وہ آئین کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ واضح ہو کہ جسٹس شیکھر یادو نے وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کے ایک پروگرام میں کہا تھا کہ ملک اکثریت کی خواہشات کے مطابق چلے گا۔ انھوں نے مسلمانوں کے عائلی مسائل پر بلاوجہ تنقید کی اور ایک مخصوص کمیونٹی کا حوالہ دیتے ہوئے سوال اٹھایا کہ جب بچوں کے سامنے بچپن سے ہی جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے تو وہ کیسے مہربان اور روادار بن سکتے ہیں؟ انھوں نے مسلمانوں کے ایک طبقے کو 'کٹھ ملا' بتاتے ہوئے کہا کہ ان کا وجود دیش کے لیے نقصان دہ ہے۔ حالاں کہ جسٹس یادو جس کمیونٹی کے ذمہ داروں سے خطاب کر رہے تھے، اس کے بارے میں بولنے کے بجائے وہ دوسری کمیونٹی پر طعن و تشنیع کے تیر و نشتر چلا رہے تھے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ عدلیہ کا ایک رکن ہونے کے ناتے جسٹس یادو کو اس بات کا مکمل احساس ہونا چاہیے کہ ان کا ایسا بیان فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کر سکتا ہے۔ نیز اس سے نہ صرف عدلیہ کے وقار کا مجروح ہوتا ہے بلکہ عدلیہ کے تئیں لوگوں کا اعتماد بھی متزلزل ہوتا ہے۔ عدلیہ ایک غیر جانبدار ادارہ ہے اور اس کا فرض ہے کہ وہ آئین کی بالادستی اور تمام شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرے۔ ملک میں بہت سارے قابل اور ایماندار جج ہیں، جن کے فیصلوں سے دیش کا وقار بلند ہوتا ہے اور ملک کے شہریوں کو انصاف ملتا ہے، لیکن جسٹس یادو نے اپنے بیان سے اس پیشے کی وقعت اور اس سے وابستہ لوگوں کی نیک نامی پر پانی پھیر دیا ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہم جسٹس یادو کے اس رویے کی فوری اور سنجیدہ تحقیق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے تاکہ عدلیہ کی معتبریت کا تحفظ کیا جا سکے۔ ہم ملک کے ممبران پارلیمنٹ اور چیف جسٹس آف انڈیا سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس معاملے کی مکمل تحقیقات کرائیں اور ان کے خلاف ہر ممکن کارروائی کی جائے۔ اس موقع پر مولانا مدنی نے حق و انصاف کی آواز بلند کرنے والے سابق جج صاحبان اور وکلاء حضرات کی تحسین کی اور کہا کہ متحدہ قوت کے ذریعہ ہی فرقہ پرستی کی لعنت سے ملک کو آزاد کرایا جا سکتا ہے۔

بی جے پی لیڈر نتیش رانے کا متنازعہ بیان آیا سامنے
مسلمانوں کو 'لاڈلی بہن یوجنا' سے باہر کرنے کا مشورہ

ممبئی: 11 / ڈسمبر (ایجنسیز) بی جے پی لیڈر نتیش رانے ہمیشہ سے مسلمانوں کے خلاف متنازعہ بیان دیتے رہے ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں 'لاڈلی بہن یوجنا' کے حوالے سے ایک انتہائی متنازعہ بیان دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ''مسلم پریوار وزیر اعظم نریندر مودی کو پسند نہیں کرتے۔ ایسے میں اگر کسی مسلم پریوار میں 2 سے زیادہ بچے ہیں تو انہیں 'لاڈلی بہن یوجنا' سے باہر کر دینا چاہیے۔'' ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو بہنیں مہایوتی حکومت کو ووٹ دیتی ہیں، جو وزیر اعظم نریندر مودی پر بھروسہ کرتی ہیں، صرف ان ہی خواتین کو اس اسکیم کا فائدہ ملنا چاہیے۔ معروف مراٹھی نیوز چینل 'اے بی پی ماجھا' کے مطابق نتیش رانا نے اپنے بیان میں کہا کہ ''ووٹ کرتے وقت یہ کہتے ہیں کہ انہیں مودی نہیں چاہیے، ہندوتوا کی حکومت نہیں چاہیے، لیکن مسلم طبقہ ہماری اسکیم کا فائدہ اٹھاتی ہے۔ اگر آپ کا مذہب آپ کے لیے اہم ہے تو آپ 'لاڈلی بہن یوجنا' کا فائدہ کیوں اٹھاتے ہیں؟'' نتیش رانا کے مطابق 'لاڈلی بہن یوجنا' کا زیادہ تر فائدہ اٹھانے والی خواتین مسلم طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے رانے نے وزیر اعلیٰ سے درخواست کی کہ قبائلی برادری کے علاوہ 2 سے زائد بچوں والے لوگوں کو اس اسکیم سے باہر رکھیں۔ انھوں نے کہا کہ اس قدم سے ہندو طبقہ کو فائدہ ہوگا۔ نتیش رانے کے متنازعہ بیان کے بعد سیاسی لیڈران کا ردعمل بھی سامنے آنے لگا ہے۔ اس معاملے پر بی جے پی کے ریاستی صدر چندر شیکھر باونکولے نے کہا کہ ''یہ ان کا ذاتی مطالبہ ہے۔ حکومت کو ہی اس پر حتمی فیصلہ لینا ہے۔ مذہب کے مطابق اسکیم نہیں چلتی ہے۔ اگر مذہب کے مطابق اسکیم چلانی ہے تو پہلے اعلان کیا جانا چاہیے۔'' شیوسینا لیڈر بالا کرشن ہیگڑے نے کہا کہ ''نتیش رانے ایک سینئر اور تجربہ کار لیڈر ہیں۔ یہ ان کی ذاتی رائے ہو سکتی ہے۔ یہ حکومت 'مشترکہ کم از کم پروگرام' کے تحت چلتی ہے۔'' دوسری جانب مہاراشٹر کانگریس کے صدر نانا پٹولے نے نتیش رانے کے متنازعہ بیان سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ لوگ مذاق بنا رہے ہیں۔ مذہبی تقسیم پیدا کرنا اور پروگراموں میں ہندوؤں کو مدعو کرنا ملک کے اتحاد کے لیے خطرہ ہے۔'' ساتھ ہی نانا پٹولے نے نتیش رانے کو ایسے بیانوں سے بچنے کی بھی صلاح دی ہے۔

پیسوں کے زور پر جمہوریت خریدنے کی کوشش کا مطلب 'آپریشن لوٹس': نانا پٹولے
ناگپور اجلاس کم از کم ایک ماہ کا ہونا چاہیے، مباحثے سے بچنے کے لیے پانچ دن کا اجلاس

ممبئی: دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلانے والے ہندوستان میں جمہوریت کو ختم کرنے کا جرم کیا جا رہا ہے۔ بی جے پی تمام حکومتی اداروں کے ذریعے جمہوریت کو روند رہی ہے اور الیکشن کمیشن کے ذریعے عوام کے ووٹوں پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے۔ ملک میں اپوزیشن کو ختم کرنا بی جے پی کا مقصد ہے، اسی لیے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ مہاراشٹر میں 'آپریشن لوٹس' ہوا اور اب لوک سبھا میں بھی اسی طرح کی کوشش جاری ہے۔ بدعنوانی کے ذریعے سے حاصل کیے گئے پیسوں کے ذریعے جمہوریت خریدنے کی کوشش کو 'آپریشن لوٹس' کہا جا رہا ہے، جس کی ہم سخت مذمت کرتے ہوئے۔ یہ باتیں کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے کہی ہیں۔ ناگپور میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے مزید کہا کہ اسمبلی انتخابات کے بعد ریاست میں آنے والی حکومت عوام کی نمائندہ نہیں ہے۔ عوام کے دلوں میں یہ شبہ ہے کہ ان کے ووٹوں پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے۔ مہاراشٹر کے بعد اب یہ احساس قومی سطح پر بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ گرام سبھائیں قراردادوں کے ذریعے بیلٹ پیپر پر ووٹنگ کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ رات کے اندھیرے میں 76 لاکھ ووٹ کیسے بڑھائے گئے، اس بابت الیکشن کمیشن نے ابھی تک کچھ نہیں بتا سکا ہے۔ یہ جمہوریت کا قتل ہے اور اگر الیکشن کمیشن نے اطمینان بخش جواب نہیں دیا تو ہم سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ مہایوتی حکومت کا پہلا اجلاس ناگپور میں ہو رہا ہے۔ ریاست کے عوام مختلف مسائل سے دوچار ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری، نوکریوں کی بھرتی، کسانوں کی خودکشیاں اور زرعی پیداوار کو مناسب قیمت کی فراہمی جیسے مسائل پر اجلاس میں بحث ہونی چاہیے۔ کسانوں کے تین لاکھ روپے تک کا قرض معاف کیا جانا چاہیے اور نوکریوں کی بھرتی کا منصوبہ واضح ہونا چاہیے۔ ان مسائل پر ناگپور کے اجلاس میں جامع بحث متوقع تھی، اسی لیے اجلاس کو کم از کم ایک ماہ کا ہونا چاہیے، لیکن بی جے پی حکومت نے صرف پانچ دن کا اجلاس رکھا ہے تاکہ بحث سے بچا جا سکے۔ ایک سوال کے جواب میں نانا پٹولے نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کے بارے میں مہاوکاس اگھاڑی میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تینوں پارٹیاں مل کر اپوزیشن لیڈر کا نام طے کریں گی اور ناگپور اجلاس میں اس پر فیصلہ کیا جائے گا۔ کانگریس نے اپنے قانون ساز پارٹی لیڈر اور گروپ لیڈر کے انتخاب کے تمام اختیارات اعلیٰ قیادت کو دے دیے ہیں، اور اس پر جلد ہی فیصلہ ہوگا۔

جھارکھنڈ حکومت نے اسمبلی میں پیش کیا
'مئیاں سمان یوجنا' کے لیے 55.6390 کروڑ روپے مختص

رانچی: جھارکھنڈ کی چھٹی اسمبلی کے خصوصی اجلاس کے تیسرے دن ریاستی حکومت کی جانب سے ایک سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا گیا۔ وزیر مالیات رادھا کرشن کشور نے رواں مالی سال 2024-25 کے لیے 11،45.697 کروڑ روپے کا سپلیمنٹری بجٹ پیش کیا۔ یہ مالی سال کا دوسرا ضمنی بجٹ ہے۔ پیش کردہ ضمنی بجٹ میں سب سے زیادہ رقم محکمہ خواتین و اطفال کے لیے مختص کی گئی ہے۔ محکمہ خواتین کی جانب سے چلائی جانے والی 'وزیر اعلیٰ مئیاں سمّان یوجنا' کے لیے 55.6390 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ یہ اسکیم اگست ماہ سے شروع کی گئی ہے جس کے تحت قریب 57 لاکھ خواتین کو ہر ماہ 1-1 ہزار روپے کی امدادی رقم دی جا رہی تھی۔ حکومت نے دسمبر ماہ سے رقم کو 1 ہزار سے بڑھا کر 2500 روپے کر دیا ہے۔ سپلیمنٹری بجٹ میں 'مئیاں سمان یوجنا' کے علاوہ اسکول ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے لیے 272 کروڑ روپے، روڈ کنسٹرکشن ڈپارٹمنٹ کے لیے 15.170 کروڑ روپے، دیہی ترقی کے محکمہ کے لیے 28.194 کروڑ روپے، داخلہ، جیل و ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کے لیے 92.445 کروڑ روپے، محکمہ توانائی کے لیے 92.2577 کروڑ روپے اور محکمہ حیوانات کے لیے 96.250 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ اسمبلی اسپیکر نے اعلان کیا ہے کہ اس سپلیمنٹری بجٹ پر جمعرات کو ایوان میں بحث ہوگی۔ ہر ایک پارٹی سے ایک ایک نمائندہ کو بحث میں حصہ لینے کا موقع فراہم کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد ہی ایوان کی کارروائی کو جمعرات دوپہر 12 بجے تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ بدھ کو ایوان کی کارروائی کی شروعات گورنر سنتوش کمار گنگوار کے خطاب سے ہوئی تھی۔ گورنر نے اپنے خطاب میں ریاستی حکومت کا روڈ میپ اور ترقیاتی ویژن ایوان میں پیش کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ''60 ہزار اساتذہ کی خالی آسامیاں پُر کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ 15 ہزار پرنسپل کی تقرری کی جائے گی۔ 10 ہزار پولیس اہلکاروں کی تقرری بھی کی جائے گی۔ علاقائی اور قبائلی زبانوں کو مستحکم کرنے کے لیے 10 ہزار زبان کے اساتذہ کی بھی تقرری ہوگی۔'' اسمبلی میں گورنر کے ذریعہ کیے گئے خطاب کے مطابق جھارکھنڈ میں مدرسہ بورڈ کی تشکیل عمل میں آئے گی، سیلف ہیلپ گروپ سے وابستہ خواتین کے لیے خود روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں گے، ابوا ہیلتھ پروٹیکشن اسکیم کے تحت لوگوں کو جوڑا جائے گا، غریبوں کو 7 کلو چاول اور 2 کلو دال حکومت کی جانب سے دیا جائے گا، ابوا آواس یوجنا کے تحت 25 لاکھ سے زائد غریب کنبوں کو 3 کمروں کا خوبصورت گھر مرحلہ وار طور پر دستیاب کرایا جائے گا۔

ضرورت ہے

ڈرائیور، سیلس مین اور اسسٹنٹ کی ضرورت ہے، نئے ڈرائیورس کو ترتیب دی جاتی ہے۔ ضرورتمندوں کو سنہرا موقع ہے۔ معہ تصویر و تفصیلات کے ساتھ حسب ذیل نمبر پر واٹس ایپ کریں۔

9309740244

3 کروڑ روپیوں کے لئے بیوی کی ہراسانی، بنگلورو میں کمپنی اکزیکیٹو کی خودکشی

بنگلورو: اترپردیش سے تعلق رکھنے والے ایک آٹوموبائل کمپنی اکزیکیٹو کی موت کے معاملہ میں ایکم نیائے فاؤنڈیشن جو مردوں کے حقوق کے لئے لڑتی ہے، سپریم کورٹ جانے کی تیاری کر رہی ہے۔ 34 سالہ اتل سبھاش نے منگل کی صبح مراٹھاہلی پولیس اسٹیشن حدود میں اپنے اپارٹمنٹ میں خودکشی کر لی۔ اس نے 90 کا ویڈیو اور 40 صفحات کا ڈیتھ نوٹ چھوڑا جس میں اس نے بتایا کہ اس کی بیوی نکیتا سنگھانیہ اور سسرال والوں نے اسے کس طرح ہراساں کیا۔ اس نے کہا کہ اسی ہراسانی کے نتیجہ میں وہ خودکشی پر مجبور ہوا۔ اس واقعہ نے مردوں کے حقوق پر ملک بھر میں برہمی کی لہر دوڑا دی اور بحث چھیڑ دی۔ ایکم نیائے فاؤنڈیشن کی بانی دیپیکا نارائن بھاردواج نے چہارشنبہ کے دن کہا کہ مرنے والے نے عدلیہ اور ایک برسرخدمت جج پر رشوت کے سنگین الزامات لگائے اسی لئے ہماری تنظیم سپریم کورٹ سے رجوع ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہم چیف جسٹس آف انڈیا اور چیف جسٹس کرناٹک ہائی کورٹ سے درخواست کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف بنگلورو کی کہانی نہیں ہے بلکہ ہندوستان میں ہر شادی شدہ مرد کو جھوٹے الزامات اور نان و نفقہ کے بڑھے چڑھے مطالبات کا سامنا ہے۔ دیپیکا نے کہا کہ جانبدارانہ قوانین کی وجہ سے اپنی جان لینے والوں کو راحت ملنا ضروری ہے۔ اتل کے بھائی بکاس کمار نے کہا کہ اتل کا سسرال سیٹلمنٹ کے لئے 3 کروڑ روپے مانگ رہا تھا۔ یہ ناواجبی مطالبہ شدید ذہنی ہراسانی کے مترادف ہے۔ بیوی نے جج کے سامنے رقم کا مطالبہ کیا اور اتل سے کہا کہ اگر وہ پیسہ دے نہیں سکتا تو مر کیوں نہیں جاتا؟ اُس وقت جج ہنس رہا تھا۔ کیا یہ ٹارچر نہیں ہے؟ کیا یہ ہراسانی نہیں ہے؟۔ بکاس کمار نے کہا کہ میرے بھائی نے اپنی جان قربان کر دی۔ اس نے جابجا لکھا کہ انصاف ملنا باقی ہے، میں بہر قیمت انصاف چاہتا ہوں۔ میرے بھائی نے صدر جمہوریہ ہند اور سپریم کورٹ آف انڈیا کو ای میل بھیجے تھے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ قانون میں تبدیلی آئے گی تاکہ مردوں کو کچھ حقوق ملیں۔ سارے مرد قصوروار نہیں ہوتے۔ انہیں بھی کچھ لیگل امیونٹی ملنی چاہئے تاکہ وہ اپنا کیس سامنے رکھ سکیں اور ثابت کر سکیں کہ وہ حق پر ہیں۔ بھائی کی خودکشی کے تعلق سے بکاس کمار نے کہا کہ ہمیں پتہ نہیں تھا کہ وہ ایسا کچھ کرنے والا ہے۔ ہم نے جب اس سے بات چیت کی تھی تو اس نے ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا تھا۔ اس نے ماں باپ کو بھی ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا۔ میری اس سے بات چیت گزشتہ اتوار کو ہوئی تھی اور سب کچھ نارمل تھا۔ بعدازاں اس نے ماں باپ سے بھی بات چیت کی تھی اور سب کچھ ٹھیک تھا۔ یہ اس کی آخری کال تھی۔ پیر کی رات 2 بجے دن اس نے میسیج بھیجا تھا لیکن میں اس وقت سویا ہوا تھا۔ منگل کے دن مجھے ایک نامعلوم نمبر سے فون آیا۔ فون کرنے والا مجھ سے ڈیتھ نوٹ کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ میں نے جب اپنا فون چیک کیا تو مجھے میسیج دکھائی دیئے۔ ویڈیو میں اتل سبھاش نے کہا کہ اس کی شادی 2019 میں ہوئی تھی اور اس کی بیوی طلاق کی درخواست داخل کرنے کے بعد 3 کروڑ روپے مانگ رہی ہے۔ وہ اسے اپنے بیٹے کا چہرہ تک دیکھنے نہیں دے رہی ہے۔ ویڈیو میں اس نے کہا کہ فیملی کورٹ جج نے کیس سیٹل کرنے کے لئے 5 لاکھ روپے کا مطالبہ کیا۔ اتل نے یہ بھی کہا کہ شادی کے فوری بعد کسی بیماری کی وجہ سے اس کے خسر چل بسے لیکن اس کی بیوی نے ایف آئی آر میں قتل کی دفعات بھی جوڑ دیں اور کہا کہ جہیز کے مطالبہ کی وجہ سے ان کی موت واقع ہوئی۔ اتل نے ویڈیو میں کہا کہ اسے شدید ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا۔ گزشتہ 2 سال میں وہ 120 مرتبہ عدالت گیا۔ فیملی کورٹ نے 2 سال کے بچہ کے لئے ماہانہ 40 ہزار روپے ادا کرنے کا حکم دیا۔ اتل نے کہا کہ شادی کے بعد وہ گھریلو کام کاج کیا کرتا تھا۔ اس نے بیوی کو ایک مشہور ایم این سی میں نوکری دلائی اور سالہ کی مالی امداد بھی کی۔ اس نے اپنے بچہ کی پیدائش پر لاکھوں روپے خرچ کئے۔ ویڈیو میں تناؤ میں دکھائی دینے والے اتل نے کہا کہ میں پیسہ دینے سے انکار کر رہا ہوں اور موت کا انتخاب کر رہا ہوں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میرا پیسہ میرے مخالفین مجھے اور میری فیملی کو ٹارچر کرنے کے لئے استعمال کریں۔ میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی یا کوئی سسرالی رشتہ دار میری نعش کے قریب آئے۔ مراٹھاہلی پولیس نے اتل کی بیوی اور 3 سسرالی رشتہ داروں کے خلاف کیس درج کر لیا۔ یہ کیس اتل کے بھائی بکاس کمار کی شکایت پر درج ہوا۔

ممبئی بس سانحہ: ڈرائیور نے بس روکی، شراب کی دکان سے
شراب خریدی: مہاراشٹر نونرمان سینا نے اٹھائے سوالات

ممبئی، 11 دسمبر (ایجنسیز) پولس نے آج بتایا کہ ممبئی کے کرلا میں پیر کو پیش آنے والے بیسٹ بس خوفناک حادثے میں اب تک 7 لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ اور 48 کی حالت اب بھی نازک ہے۔ اس حادثے کے بعد بیسٹ انتظامیہ پر کئی سوالیہ نشان اٹھ رہے ہیں۔ چونکا دینے والی معلومات سامنے آئی ہیں کہ، کرلا کے مصروف علاقے میں بس کو لاپرواہی سے چڑھانے والے ڈرائیور کو بعد 12 میٹر لمبی الیکٹرک بس پر صرف تین دن کی ٹریننگ دی گئی۔ جبکہ بیسٹ ※ کے ریگولر بس ڈرائیوروں کو ڈیڑھ ماہ کی تربیت کے بعد ہی شامل کیا جاتا ہے۔ لیز پر لی گئی بس ڈرائیور کو بہت کم تجربے کے ساتھ ایک بڑی بس کا اسٹیئرنگ سونپا گیا۔ یہ سنگین مسئلہ ایم این ایس کے کارکنوں نے المناک حادثے کے بعد اس پر سوال اٹھایا ہے۔ مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) نے ایک ویڈیو شیئر کیا ہے جس میں بیسٹ کا ڈرائیور ممبئی کے اندھیری ویسٹ میں اوشیوارا علاقے میں شراب کی دکان پر بس روک رہا ہے اور شراب پی رہا ہے۔ ایم این ایس نے ایک ویڈیو بھی شیئر کیا ہے جس میں بیسٹ کے ایک ڈرائیور کو ممبئی کے اندھیری ویسٹ میں اوشیوارا علاقے میں شراب کی دکان پر بس روک کر شراب خریدتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ایم این ایس ورسووا اسمبلی ڈویژن کے صدر سندیش دیسائی نے دعویٰ کیا کہ بس ڈرائیور نے گاڑی روکی، شراب خریدنے کے لیے دکان پر گیا، اور پھر شراب پی کر واپس آیا اور دوبارہ ڈرائیور کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دیسائی نے مزید کہا کہ اس بات کا خاص طور پر ذکر ضروری ہے کہ اس وقت بس میں مسافر پہلے ہی موجود تھے۔ ایم این ایس نے یہ بھی سوال کیا ہے کہ اس بس ڈرائیور کے خلاف کیا کارروائی کی جائے گی، جو شراب کی دکان پر رک کر شراب خرید رہا تھا۔ بس ڈرائیور سنجے مورے کے بطور ڈرائیور تجربہ اور تربیت کا مسئلہ اٹھنا شروع ہو گیا ہے۔ ※بیسٹ※ کے بیڑے میں لیز پر دیے گئے بس ڈرائیوروں کی بھرتی اور تربیت تنازعات میں گھری ہوئی ہے۔ ایم این ایس لیڈر مسٹر ڈیسائی نے پوچھا کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لیز پر دی گئی بسوں کے ڈرائیوروں کے لیے الگ اصول کیوں ہے۔ ※بیسٹ※ کے جنرل مینیجر انیل ڈگیکر نے کہا کہ اس کی تحقیقات کی جائیں گی کیونکہ حادثہ پیش آیا ہے، حالانکہ ڈرائیور بیسٹ※ اور سپلائر کمپنی سے تربیت یافتہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ڈرائیور کے کنٹرول کھونے کے پیچھے کوئی اور وجوہات ہیں تو اس کی بھی بیسٹ※ سے تحقیقات کی جائے گی۔

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
12 Dec. 2024

عدلیہ سے سیاست تک: ناانصافی اور بقا کی جنگ

سیدہ اصف اقبال گیلانی، بہار شریف، نالندہ
M: 7461934422

ہندوستان میں مسلمانوں کی موجودہ حالت نہ صرف ایک سیاسی مسئلہ ہے بلکہ اس کے گہرے سماجی اور قانونی پہلو بھی ہیں، جو ملک کے بقا پر سوالیہ نشان کھڑے کرتے ہیں۔ تاریخی طور پر مسلمانوں نے ہندوستان میں اپنی حکمرانی کے ذریعے ثقافت، علم، اور تعمیرات میں بے مثال کردار ادا کیا۔ آزادی کے بعد، آئین نے اقلیتوں کے حقوق کی ضمانت دی، لیکن عملی میدان میں مسلمانوں کو مسلسل مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ بابری مسجد کیس کا فیصلہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ کیسے عدالتی نظام اقلیتوں کے لیے غیر منصفانہ ہو سکتا ہے۔ جسٹس آر ایف نریمن جیسے سابق جج نے اس فیصلے کو "انصاف کا مذاق" قرار دیا اور مسجد کی جگہ دوسری جگہ زمین دینے جیسے غیر متوازن حل قرار دیا گیا، جو مسلمانوں کے جذبات اور ان کے آئینی حقوق کے ساتھ ناانصافی ہے۔ یہ معاملہ صرف ایک عدالتی فیصلے تک محدود نہیں رہا بلکہ اس کے نتیجے میں ملک میں مذہبی تنازعات نے جنم لیا۔ آر ایس ایس اور بی جے پی کی پالیسیاں، جن میں اقلیتوں کو خاص طور پر مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے، نے حالات کو مزید خراب کیا ہے۔ لنچنگ، طلبہ پر تشدد، اور مسلمانوں کو ہراساں کرنا، اور مساجد کی بے حرمتی جیسے واقعات نے نہ صرف اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزی کی ہیں بلکہ ہندوستان کی سیکولر شناخت کو بھی نقصان پہنچایا ہے۔ جج شیکھر یادو کا ایک اجلاس میں دیا گیا بیان عدلیہ کی غیر جانبداری پر سنگین سوالات اٹھاتا ہے۔ ان کے متنازعہ ریمارکس، جن میں مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کی گئی، واضح کرتے ہیں کہ عدالتی نظام میں تعصب کو جگہ دی جا رہی ہے۔ جج کے ان بیانات نہ صرف عدلیہ کی ساکھ کو مجروح کرتے ہیں بلکہ ان اصولوں کی بھی نفی کرتے ہیں جو ہندوستانی آئین کا بنیادی حصہ ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب ملک کو انصاف اور مساوات کی ضرورت ہے، ایسے بیانات نہ صرف مسلمانوں کے حقوق کو متاثر کرتے ہیں بلکہ فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہیں۔ یہ رویہ عدلیہ میں موجود ان مسائل کی عکاسی کرتا ہے جو اقلیتوں کے اعتماد کو کمزور کرتے ہیں اور انصاف کے نظام کو مشکوک بناتے ہیں۔ سنبھل مسجد کے واقعے نے نہ صرف پولیس فورس کی بے رحمی کو بے نقاب کیا بلکہ یہ بھی ظاہر کیا کہ کس طرح مسلمانوں کے خلاف تعصب ہر ادارے میں سرایت کر چکا ہے۔ اس واقعے میں پولیس نے مسجد میں داخل ہو کر نہ صرف عبادت گاہ کی بے حرمتی کی بلکہ مسلمانوں کو بے دردی سے تشدد کا نشانہ بنایا، جس سے یہ واضح ہوا کہ مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک اب نظام کا حصہ بن چکا ہے۔ یہ رویہ صرف قانون نافذ کرنے والے اداروں تک محدود نہیں بلکہ عدلیہ، تعلیمی اداروں، میڈیا، اور دیگر اہم شعبوں میں بھی مسلم مخالف تعصب کی جھلک نظر آتی ہے۔ پولیس کے اس قسم کے اقدامات نہ صرف آئینی حقوق کی خلاف ورزی ہیں بلکہ یہ مذہبی آزادی پر براہِ راست حملہ ہیں۔ مسلمانوں کو مجرم کے طور پر پیش کرنا اور ان کے خلاف طاقت کا استعمال ایک سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہے، جس کا مقصد انہیں خوفزدہ کرنا اور ان کے بنیادی حقوق کو دبانا ہے۔ سنبھل مسجد کا واقعہ اس بات کی علامت ہے کہ مسلمانوں کو اب اپنے حقوق اور وقار کے تحفظ کے لیے متحد ہو کر مضبوط حکمت عملی اپنانا ہوگی، ورنہ یہ ظلم اور جبر کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اتر پردیش میں ایک تاریخی مسجد کو انہی حالات میں مسمار کیا گیا جب کیس ابھی نچلی عدالت میں زیر سماعت تھا۔ یہ کارروائی ایک سڑک کی توسیع کے منصوبے کے تحت کی گئی، جس کا مقصد مسجد کو مکمل طور پر مسمار کرنا تھا۔ یہ عمل نہ صرف عدلیہ کی موجودہ کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے، بلکہ مسلمانوں کے مذہبی حقوق اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کے حوالے سے بھی سنگین تشویش کا باعث بن چکا ہے۔ مسجد کو مسمار کرنے کا یہ واقعہ ایک اور گہرے مسئلے کو اجاگر کرتا ہے، جہاں حکومتی منصوبے اور عدلیہ کے فیصلوں کا اثر مسلمانوں کی مذہبی آزادی پر پڑ رہا ہے۔ جب کیس ابھی عدالت میں چل رہا تھا اور مسجد کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ ہونا باقی تھا، تو اس طرح کا غیر قانونی عمل اور جابرانہ قدم ایک تشویش ناک علامت ہے کہ کس طرح مذہبی اقلیتوں کو جان بوجھ کر ان کے حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس واقعے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مسلمان صرف سڑکوں پر ہی نہیں بلکہ عدالتوں اور اپنے عبادت خانوں میں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ حکومت اور دیگر متعلقہ اداروں کو اس طرح کے اقدام سے باز آنا ہوگا اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات کرنا ہوں گے تاکہ مستقبل میں ایسی صورتحال سے بچا جا سکے۔ ایسے میں مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ قانونی، سماجی، اور سیاسی سطح پر اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے منظم ہوں، تاکہ ان کے وجود اور ان کی شناخت کو محفوظ رکھا جا سکے۔ مسلمانوں کی ہندوستانی تاریخ ایک عظیم تہذیبی اور سیاسی ورثے کی حامل ہے، جس نے صدیوں تک برصغیر کو نہ صرف حکومت بلکہ علم و فن کی روشنی سے بھی منور کیا۔ مغل سلطنت کے عروج کے دوران ہندوستان دنیا کا ایک عظیم علمی و ثقافتی مرکز بن گیا تھا، جہاں معاشی خوشحالی، تعمیراتی شاہکار، اور علمی ترقی نے ایک سنہری دور کی بنیاد رکھی۔ تاج محل، قطب مینار، لال قلعہ، اور فتح پور سیکری جیسی یادگاریں نہ صرف فن تعمیر کا شاہکار ہیں بلکہ ان کے ذریعے تہذیب و تمدن کے اعلیٰ معیار کا اظہار ہوتا ہے۔ علم و ادب کے میدان میں مسلمانوں نے نہایت قابل قدر کام کیا، جس میں فارسی اور اردو زبانوں کو فروغ ملا اور ہندوستانی ثقافت کو گہرائی ملی۔ مسلمانوں نے نہ صرف علمی ادارے قائم کیے بلکہ زراعت، تجارت، اور صنعت و حرفت میں بھی اہم خدمات انجام دیں، جس سے برصغیر عالمی معیشت کا ایک اہم مرکز بن گیا۔ آزادی کے بعد، اگرچہ مسلمانوں کو آئین کے تحت مساوی حقوق دیے گئے، لیکن عملی طور پر ان کی حالت زار مختلف رہی۔ سیاسی اقتدار سے محرومی، تعلیمی اور معاشی پسماندگی، اور سماجی تفریق نے مسلمانوں کو ایک کمزور طبقے میں تبدیل کر دیا۔ سیاسی جماعتوں نے انہیں صرف ووٹ بینک کی حد تک محدود رکھا، اور ان کی ترقی کے لیے مؤثر اقدامات نہیں کیے گئے۔ آر ایس ایس اور بی جے پی جیسی تنظیموں کی فرقہ وارانہ سیاست نے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز بیانیہ پروان چڑھایا۔ لنچنگ، مساجد کی بے حرمتی، اور تعلیمی اداروں میں امتیازی سلوک نے مسلمانوں کے سماجی حالات کو مزید خراب کر دیا۔ ان کے خلاف یہ اقدامات نہ صرف انفرادی نقصان کا باعث بنے بلکہ ہندوستان کی جمہوری شناخت اور سیکولر اصولوں کو بھی نقصان پہنچایا۔ مسلمانوں کی تاریخ سے سبق لیتے ہوئے ان کی شناخت، حقوق، اور مساوات کے لیے مؤثر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ یہ تاریخی شعور مسلمانوں کو موجودہ حالات میں مضبوط بننے اور اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک متحدہ پلیٹ فارم فراہم کر سکتا ہے۔ بابری مسجد کیس ہندوستان کی عدلیہ، سیاست، اور سماجی ہم آہنگی کے لیے ایک تاریخی موڑ تھا، جس نے ملک کے سیکولر اور جمہوری ڈھانچے کو چیلنج کیا۔ 2019 میں سنایا گیا سپریم کورٹ کا فیصلہ، جس میں زمین ہندو فریق کو دی گئی، نہ صرف مسلمانوں کے لیے مایوس کن ثابت ہوا بلکہ ہندوستان کے عدالتی نظام پر بھی سوالات اٹھائے گئے۔ فیصلے میں واضح طور پر تسلیم کیا گیا کہ 1992 میں بابری مسجد کی شہادت غیر قانونی اور مجرمانہ عمل تھا۔ اس کے باوجود زمین کا فیصلہ ہندو فریق کے حق میں کیا گیا، حالانکہ مسلمانوں کے پاس مضبوط شواہد موجود تھے۔ سابق جج جسٹس آر ایف نریمن نے اس فیصلے پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے "انصاف کا مذاق" قرار دیا اور کہا کہ یہ فیصلہ ہندوستان کے سیکولرزم کے اصولوں کے خلاف تھا۔ ان کے مطابق، متبادل زمین کی پیشکش ایک ناکافی اور غیر منصفانہ حل تھا، جو مسلمانوں کے آئینی حقوق کے تحفظ میں ناکام رہا۔ بابری مسجد کیس کا فیصلہ ہندوستانی آئین کے بنیادی سیکولر اصولوں کے منافی نظر آتا ہے۔ آئین کی دفعہ 14 تمام شہریوں کو مساوی حقوق اور انصاف کی ضمانت دیتی ہے، جبکہ دفعہ 25 مذہبی آزادی کو یقینی بناتی ہے۔ اس کیس میں، مسلمانوں کو ان کے آئینی حقوق سے محروم رکھا گیا، جو ایک اقلیتی طبقے کے لیے خطرناک نظیر قائم کرتا ہے۔ مقامات عبادت ایکٹ 1991 کے تحت مذہبی مقامات کی 1947 کی حالت کو برقرار رکھنے کا عہد کیا گیا تھا، تاکہ اس قسم کے تنازعات کو روکا جا سکے۔ تاہم، اس ایکٹ کا بابری مسجد کیس میں مؤثر نفاذ نہ ہونا ایک اہم سوالیہ نشان ہے۔ اگر اس ایکٹ کو مضبوطی سے نافذ کیا جاتا تو شاید اس نوعیت کے تنازعات پیدا نہ ہوتے۔ بابری مسجد کیس کا فیصلہ ہندوستان کی سماجی ساخت پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس فیصلے نے فرقہ واریت کو ہوا دی اور ہندو مسلم تنازعات کو مزید تقویت دی۔ فیصلے کے بعد، کئی دیگر مذہبی مقامات کو نشانہ بنایا گیا، جس نے اقلیتوں میں عدم تحفظ کا احساس بڑھایا۔ یہ رجحان نہ صرف مسلمانوں بلکہ ہندوستان کی مجموعی سماجی ہم آہنگی کے لیے خطرناک ہے۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ اس فیصلے نے عدلیہ کے غیر جانبدار ہونے پر عوامی اعتماد کو کمزور کیا۔ جب عدالتوں سے انصاف کی توقع کی جاتی ہے، ایسے فیصلے اقلیتوں کو یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ کیا عدالتی نظام ان کے حقوق کے تحفظ میں ناکام ہو چکا ہے۔ بابری مسجد کیس اور اس سے جڑے تنازعات نے بی جے پی اور آر ایس ایس جیسی تنظیموں کے ایجنڈے کو تقویت دی۔ یہ تنظیمیں ہندوتو کے نظریے کو فروغ دیتی ہیں اور اقلیتوں، خاص طور پر مسلمانوں کو نشانہ بناتی ہیں۔ بابری مسجد کی جگہ رام مندر کی تعمیر بی جے پی کے سیاسی بیانیے کا ایک اہم حصہ رہی ہے، جس نے انتخابات میں ان کے ووٹ بینک کو مضبوط کیا۔ یہ

سیاسی حکمت عملی نہ صرف مسلمانوں کے خلاف نفرت کو فروغ دیتی ہے بلکہ ہندوستان کی جمہوری اور سیکولر بنیادوں کو بھی کمزور کرتی ہے۔ یہ اقلیتوں کو مزید پسماندگی کی طرف دھکیلتی ہے اور سماجی عدم مساوات کو بڑھاتی ہے۔ بابری مسجد کیس اور اس سے جڑے مسائل ہندوستان کے لیے ایک اہم سبق ہیں۔ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ، فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا فروغ، اور عدلیہ کی غیر جانبداری کو یقینی بنانا ملک کی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔ مقامات عبادت ایکٹ 1991 کا سخت نفاذ ضروری ہے تاکہ اس قسم کے تنازعات دوبارہ نہ پیدا ہوں۔ عدلیہ کو اپنے فیصلوں میں آئینی اصولوں اور اقلیتوں کے حقوق کو مقدم رکھنا ہوگا۔ مسلمانوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ تعلیم، معیشت، اور سماجی شعور کے میدان میں ترقی کریں تاکہ وہ اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے زیادہ مؤثر طریقے سے آواز اٹھا سکیں۔ ان کی تاریخ اور ثقافت ان کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے، جس کی روشنی میں وہ اپنے موجودہ مسائل کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بابری مسجد کیس کا فیصلہ ایک تاریخی واقعہ ہے، جس نے ہندوستان کے جمہوری ڈھانچے اور سماجی ہم آہنگی کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ اس کیس سے سبق سیکھتے ہوئے تمام فریقین کو ایک ایسے ہندوستان کی تعمیر کی طرف قدم بڑھانا ہوگا جہاں تمام مذاہب کے پیروکار مساوی حقوق اور احترام کے ساتھ رہ سکیں۔ آر ایس ایس اور بی جے پی کی سیاست نے ہندوستان میں مسلمانوں اور دیگر اقلیتی طبقوں کے لیے گہرے چیلنجز پیدا کیے ہیں۔ ان جماعتوں کی پالیسیوں اور بیانیے نے نہ صرف سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچایا ہے بلکہ ملک میں فرقہ وارانہ نفرت اور تقسیم کو بڑھایا ہے۔ ان تنظیموں کے لیے ہندوتو کے نظریے کو پروان چڑھانا ایک اہم مقصد رہا ہے، اور اسی راستے پر چلتے ہوئے انہوں نے مسلمانوں کو متعدد مواقع پر نشانہ بنایا ہے، جن میں گائے کے گوشت پر پابندی، مسلمانوں کے خلاف تشدد اور ان کی مذہبی مقامات کی بے حرمتی جیسے واقعات شامل ہیں۔ آر ایس ایس اور بی جے پی کی سیاست نے مسلمانوں کو ایک "دوسری جماعت" کے طور پر پیش کیا ہے، جس سے ان کے ساتھ امتیازی سلوک اور نفرت انگیز رویے کو فروغ مل رہا ہے۔ ان جماعتوں نے مختلف مواقع پر مسلمان لڑکیوں کو نشانہ بنایا ہے، خاص طور پر جب انہیں ہندو لڑکوں کے ساتھ تعلقات بنانے یا شادی کرنے کے لیے دھمکایا گیا۔ یہ پالیسیاں اور رویے مسلمانوں میں خوف اور عدم تحفظ کے احساسات کو بڑھاتے ہیں اور ان کی معاشرتی حیثیت کو مزید کمزور کرتے ہیں۔ ہندوستان میں تعلیمی اداروں میں بھی مسلم طلبہ کے خلاف امتیازی سلوک اور تشدد کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں، جہاں مسلم طلبہ کو ہراساں کیا جاتا ہے یا انہیں تعلیمی سرگرمیوں سے الگ تھلگ کر دیا جاتا ہے۔ یہ تشویش کی بات ہے کہ تعلیم کا میدان، جو اقلیتی طبقے کے لیے ترقی کے دروازے کھولتا ہے، اب ان کے لیے ایک اور میدان جنگ بن چکا ہے۔ طالب علموں کو مختلف فورمز پر اس لیے نشانہ بنایا جا رہا ہے کیونکہ وہ اپنے مذہب یا ثقافت کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر، کشمیر میں ہونے والے مظاہروں میں مسلم طلبہ کو بے دردی سے مارا گیا، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعہ بھی فرقہ وارانہ سیاست کا نتیجہ تھا۔ اسی طرح مسلم خواتین بھی اس فرقہ وارانہ تشدد کا نشانہ بن رہی ہیں۔ نہ صرف ان کے ساتھ جسمانی تشدد کیا جا رہا ہے بلکہ ان کے خلاف نفرت انگیز بیانات بھی دیے جا رہے ہیں۔ کچھ مسلم لڑکیاں، جنہیں مختلف مواقع پر نشانہ بنایا گیا، ان کے بارے میں یہ افواہیں پھیلائی جاتی ہیں کہ وہ ہندو لڑکوں کے ساتھ تعلقات میں ہیں یا انہوں نے ہندو مذہب اختیار کر لیا ہے۔ ایسی گمراہ کن اور دھوکہ دہی پر مبنی اطلاعات مسلم خواتین کی زندگی کو مزید پیچیدہ اور مشکل بناتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں مسلم خواتین کو معاشرتی اور مذہبی لحاظ سے دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آر ایس ایس اور بی جے پی کے نظریات کے تحت، مسلم لڑکیاں خاص طور پر ہدف پر ہیں۔ ان کو یا تو دباؤ ڈال کر یا زبردستی ہندو مذہب اختیار کرنے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے، یا پھر ان کے ساتھ جنسی تشدد اور دیگر غیر انسانی سلوک کیا جاتا ہے۔ یہ حملے اس بات کا ثبوت ہیں کہ فرقہ وارانہ سیاست نے کتنی گہرائی سے سماجی ڈھانچے کو متاثر کیا ہے اور مسلمان خواتین کو کیسے گھٹیا سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ صورتحال اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ کس طرح سے بعض سیاسی جماعتیں اقلیتی طبقوں کو اپنی سیاسی فائدے کے لیے استعمال کرتی ہیں، چاہے اس سے ان کی سماجی حیثیت اور حقوق پر سوالات اٹھیں۔ اس فرقہ وارانہ بیانیے نے مسلم کمیونٹی کے اندر ایک احساسِ عدم تحفظ پیدا کیا ہے، اور وہ اس خوف میں مبتلا ہیں کہ کہیں ان کے حقوق اور آزادیوں کو مزید سلب نہ کر لیا جائے۔ ان کی معاشرتی حیثیت میں کمی آئی ہے، اور وہ مختلف شعبوں میں پسماندہ ہو گئے ہیں، چاہے وہ تعلیم ہو یا معیشت یا سیاسی نمائندگی۔ یہ حقیقت ہے کہ آر ایس ایس اور بی جے پی کی سیاست نے فرقہ وارانہ سیاست کو ہندوستان کے ہر حصے میں دراندازی کی ہے۔ ان کی پالیسیاں، جو مسلمانوں اور دیگر اقلیتی طبقوں کے خلاف ہیں، نہ صرف انہیں جکڑ کر رکھتی ہیں بلکہ ہندوستان کے سیکولر، جمہوری معاشرے کو بھی کمزور کرتی ہیں۔ ان تنظیموں کے ذریعے پھیلائی جانے والی نفرت اور تقسیم کے باعث ہندوستان کی اکثریتی آبادی اور اقلیتی فرقوں کے درمیان خلا بڑھ رہا ہے۔ یہ فرقہ وارانہ سیاست ہندوستان کی یکجہتی کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ ایک ایسا ملک جو ہزاروں سالوں سے مختلف ثقافتوں، مذاہب اور زبانوں کا حامل ہے، وہاں مذہبی عدم رواداری اور فرقہ وارانہ نفرت کی سیاست ملکی ہم آہنگی کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ اس فرقہ وارانہ سیاست کے ذریعے مسلم کمیونٹی کو الگ تھلگ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں، جس سے ملک کی جڑیں متاثر ہو رہی ہیں۔ آر ایس ایس اور بی جے پی کی سیاست نے ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے ایک غیر محفوظ ماحول پیدا کیا ہے۔ ان کی پالیسیاں اور بیانات نہ صرف مسلمانوں کی زندگی کو متاثر کر رہے ہیں بلکہ ملک کی سماجی ہم آہنگی اور جمہوری ڈھانچے کو بھی کمزور کر رہے ہیں۔ ان تنظیموں کی طرف سے پھیلائی جانے والی نفرت انگیز سیاست نے مسلمانوں کو ایک دوسرے درجے کا شہری بنا دیا ہے، جس کے نتائج سنگین ہو سکتے ہیں۔ اگر ہندوستان کو ترقی اور یکجہتی کی راہ پر گامزن رہنا ہے، تو اسے فرقہ وارانہ سیاست سے باہر نکل کر، ہر شہری کے حقوق کی ضمانت دینے والی پالیسیوں کو فروغ دینا ہوگا۔ مسلمانوں کی موجودہ پوزیشن ایک پیچیدہ اور تشویشناک صورتحال کی عکاسی کرتی ہے، جہاں سیاسی، معاشی اور سماجی سطح پر ان کے حقوق اور مواقع میں مسلسل کمی آ رہی ہے۔ مسلمانوں کی سیاسی نمائندگی میں واضح کمی آئی ہے، جس کے نتیجے میں ان کے حقوق کے تحفظ اور ان کے مفادات کے لیے آواز اٹھانا مشکل ہو گیا ہے۔ سیاست میں مسلمانوں کی فعال شرکت اور مؤثر نمائندگی نہ ہونے کی وجہ سے انہیں اکثر انتخابی مہموں کا محض ایک ووٹ بینک سمجھا جاتا ہے۔ انتخابی سیاست میں مسلمانوں کو اپنے حقوق کی بجائے محض ایک عدد کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو ان کے لیے ترقی کے مواقع کی کمی اور ان کی سیاسی طاقت کے کمزور ہونے کا سبب بن رہا ہے۔ اس سیاسی عدم نمائندگی کے نتیجے میں مسلمانوں کو مختلف پالیسیوں میں نظر انداز کیا جا رہا ہے، جو ان کے لیے مزید چیلنجز پیدا کرتی ہیں۔ مسلمانوں کو معاشی اور تعلیمی میدان میں مسلسل پسماندہ رکھا جا رہا ہے، جو ان کے مجموعی معیار زندگی پر گہرے اثرات مرتب کر رہا ہے۔ تعلیم میں کمی، ملازمتوں میں امتیازی سلوک، اور معاشی وسائل کی کمی نے مسلمانوں کو ترقی کی راہوں سے دور کر دیا ہے۔ خصوصاً تعلیمی اداروں میں مسلمانوں کے لیے مواقع محدود ہیں اور جب انہیں داخلے کے لیے جگہ ملتی ہے تو اکثر انہیں امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح، ملازمتوں اور کاروباری مواقع میں بھی مسلمانوں کو دیگر اقلیتی گروپوں کے مقابلے میں کم موقع ملتا ہے، جس سے ان کی معیشتی پوزیشن مزید کمزور ہو رہی ہے۔ یہ حالات مسلمانوں کی زندگی میں بدحالی، فرقہ وارانہ تقسیم اور سماجی تنہائی کی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں، جس سے ان کے لیے آگے بڑھنا اور اپنے حقوق کا تحفظ کرنا انتہائی مشکل ہو چکا ہے۔ موجودہ حالات میں، جہاں مسلمانوں کو سماجی، سیاسی اور اقتصادی سطح پر مسلسل چیلنجز کا سامنا ہے، یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک جامع حکمت عملی تیار کریں اور مختلف محاذوں پر کام کریں۔ فلسطین کی مثال ہمیں بتاتی ہے کہ جب اقلیتوں کو اپنی حفاظت کے لیے مضبوط حکمت عملی کی ضرورت ہوتی ہے، تو ان کے اتحاد اور اجتماعی جدوجہد کے بغیر وہ اپنی پوزیشن مستحکم نہیں کر پاتے۔ مسلمانوں کی حفاظت اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے سب سے اہم بات اتحاد ہے۔ یہ حقیقت کہ مسلم قیادت اور تنظیمیں مختلف محاذوں پر کام کر رہی ہیں، لیکن آپس میں تعاون کی کمی ہے، ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اگر مسلمانوں کو سیاسی، سماجی اور قانونی سطح پر اپنے حقوق کا تحفظ کرنا ہے، تو انہیں ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر آ کر اپنی آواز بلند کرنا ہوگی۔ اس کے لیے مسلم قیادت کو نہ صرف مضبوط بلکہ منظم بھی ہونا چاہیے تاکہ ان کے مسائل اور ضروریات کو زیادہ مؤثر طریقے سے اجاگر کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ، مسلمانوں کو ایک دوسرے کے مسائل میں دلچسپی رکھنی ہوگی اور یکجہتی کے اصولوں کو اپنانا ہوگا تاکہ وہ اپنی معاشرتی پوزیشن کو مضبوط کر سکیں۔ مسلمانوں کو سیاست اور سماجی سرگرمیوں میں فعال طور پر شامل ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنے حقوق کا دفاع کر سکیں۔ انہیں محض انتخابی مہمات کا حصہ نہ بن کر اپنے سیاسی اثر و رسوخ کو بڑھانا ہوگا۔ نوجوانوں کو خاص طور پر سیاسی اور سماجی میدان میں تعلیم دینے اور انہیں آگاہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی کمیونٹی کی نمائندگی بہتر طریقے سے کر سکیں۔ نوجوان قیادت کو ابھارنا اور انہیں اس بات کا شعور دینا کہ ان کی سرگرمیاں کس طرح مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں، ایک اہم قدم ہوگا۔ مقامات عبادت ایکٹ 1991 کا سخت نفاذ ایک اہم اقدام ہے تاکہ مذہبی مقامات پر کسی قسم کی بے حرمتی اور تنازعات سے بچا جا سکے۔ اسی طرح، عدلیہ کو غیر جانبدار اور شفاف بنایا جائے تاکہ مسلمانوں سمیت تمام اقلیتی کمیونٹیز کو انصاف مل سکے۔ یہ ضروری ہے کہ عدلیہ میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مضبوط قوانین اور پالیسیوں کا نفاذ ہو اور ان پر مکمل عمل درآمد کیا جائے۔ عدالتوں کا کام فقط انصاف کی فراہمی نہیں بلکہ سماج میں انصاف کی فضا قائم کرنا بھی ہے، اس لیے اقلیتی کمیونٹیز کو اعتماد دینے کے لیے عدلیہ کی فعالیت میں شفافیت اور غیر جانبداری کی ضرورت ہے۔ آئینی ضمانتوں کو یقینی بنانا بہت ضروری ہے تاکہ اقلیتوں کو ان کے حقوق مل سکیں۔ آئین میں دی گئی آزادیوں اور مساوات کے اصولوں کو ہر سطح پر عملی جامہ پہنانا لازمی ہے۔ حکومت کو ان حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھانی چاہیے اور تمام اقلیتی گروپوں کو برابر کے حقوق دینے کا وعدہ نبھانا چاہیے۔ اس کے علاوہ، مسلمانوں کو اپنے آئینی حقوق کے بارے میں آگاہی حاصل کرنی چاہیے تاکہ وہ ان حقوق کا دفاع کر سکیں۔ مسلمانوں کو یہ سمجھنا ہوگا کہ انہیں نہ صرف داخلی سطح پر اتحاد اور تنظیم کی ضرورت ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے آواز بلند کرنا ہوگی۔ فلسطین کی صورت حال نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ اقلیتی کمیونٹیز اگر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور عالمی سطح پر اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھائیں تو ان کے مسائل کا حل ممکن ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کو عالمی سطح پر اپنی آواز کو بلند کرنا اور اپنے حقوق کے دفاع کے لیے حکمت عملی تیار کرنا ہوگی تاکہ وہ کسی بھی ممکنہ خطرے یا بحران کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوں۔ یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کے درمیان فرقہ واریت کو ختم کیا جائے اور انہیں ایک مشترکہ مقصد کے لیے کام کرنے کی ترغیب دی جائے تاکہ وہ اجتماعی طور پر اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے فعال کردار ادا کر سکیں۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ہر سطح پر، چاہے وہ سیاسی ہو یا سماجی، اپنی جدوجہد کو بڑھا کر اپنے حقوق کا دفاع کریں اور انہیں حاصل کرنے کے لیے مستعد رہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کی موجودہ صورتحال نہ صرف تشویشناک بلکہ سنگین خطرے کی علامت ہے۔ ایک ایسی قوم، جس نے صدیوں تک ہندوستان کی تہذیب، ثقافت، فنون، اور علم و دانش میں اپنی عظمت کے نشان چھوڑے، آج سیاسی، سماجی، اور عدالتی ناانصافیوں کا شکار ہے۔ آزادی کے بعد دیے گئے آئینی حقوق محض کاغذی رہ گئے ہیں، جبکہ عملی طور پر مسلمانوں کو منظم سازش کے تحت پسماندگی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ بابری مسجد کا فیصلہ ہندوستانی عدالتی نظام پر ایک بدنما داغ ہے، جہاں مسلمانوں کے حق میں مضبوط شواہد کے باوجود زمین ہندو فریق کے حوالے کر دی گئی۔ جسٹس آر ایف نریمن جیسے جج نے بھی اس فیصلے کو "انصاف کا مذاق" قرار دیا۔ یہ فیصلہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عدلیہ بھی سیکولرزم کے اصولوں کی حفاظت میں ناکام رہی ہے۔ آر ایس ایس اور بی جے پی کی متعصبانہ سیاست نے مسلمانوں کو ایک کمزور طبقے میں تبدیل کر دیا ہے، جہاں وہ نہ صرف معاشی اور تعلیمی پسماندگی کا شکار ہیں بلکہ انہیں اپنی شناخت کے لیے بھی مسلسل جدوجہد کرنی پڑ رہی ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ مسلمان اپنی موجودہ حالت کا گہرائی سے جائزہ لیں اور مضبوط اقدامات اٹھائیں۔ اتحاد وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ مساجد، مدارس، اور سماجی تنظیموں کو فعال کر کے قیادت کو مضبوط کرنا ہوگا۔ مسلمانوں کو اپنی آواز عالمی سطح پر بلند کرنی ہوگی اور آئینی ضمانتوں کے تحفظ کے لیے قانونی محاذ پر بھرپور جدوجہد کرنی ہوگی۔ یاد رکھیں، خاموشی ظلم کو تقویت دیتی ہے؛ مسلمانوں کو اپنی تاریخ سے سبق لے کر اپنی بقا کی جنگ لڑنی ہوگی، ورنہ فلسطین جیسا انجام ان کا بھی منتظر ہو سکتا ہے۔

طالبان حکومت میں وزیر اور سراج الدین حقانی کے چچا خلیل الرحمان حقانی کابل دھماکے میں ہلاک

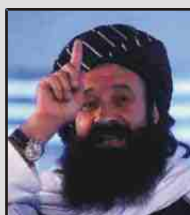

طالبان حکومت کے پناہ گزینوں کے امور کے وزیر خلیل الرحمن حقانی کابل میں وزارت کی عمارت میں ہونے والے ایک دھماکے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ طالبان حکومت کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے بی بی سی پشتو کو تصدیق کی ہے کہ خلیل الرحمان حقانی کابل میں ایک 'خودکش دھماکے' میں ہلاک ہوئے ہیں۔ تاہم اس حوالے سے تاحال سرکاری طور پر کوئی بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ خلیل الرحمان حقانی طالبان حکومت کے وزیر داخلہ سراج الدین حقانی کے چچا اور افغان طالبان کے حقانی نیٹ ورک کے بانی جلال دین حقانی کے بھائی تھے۔ انھیں نیٹ ورک کی نمایاں شخصیات میں سے ایک سمجھا جاتا تھا۔ اطلاعات کے مطابق کابل میں وزارت امیگریشن کے اندر ہونے والے 'خودکش حملے' کے نتیجے میں متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ طالبان حکومت کی وزارت اطلاعات و ثقافت کے ترجمان نے خلیل الرحمٰن حقانی کی موت کی تصدیق کے بعد میڈیا سے کہا کہ وہ ان کی موت کے بارے میں لفظ 'شہادت' کے علاوہ دیگر الفاظ استعمال کرنے سے سختی سے گریز کریں۔ تاحال کسی بھی گروپ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ یہ طالبان کے حکومت سنبھالنے کے بعد سے گروپ کے کسی بھی سینیئر رہنما پر ہونے والا تیسرا حملہ ہے۔ مارچ 2023 میں طالبان حکومت میں بلخ صوبے کے گورنر محمد داؤد وفا مزمل پر حملہ کیا گیا تھا جس میں محمد داؤد سمیت تین افراد ہلاک ہوئے تھے۔ اس حملے کی ذمہ داری نام نہاد عسکریت پسند تنظیم دولتِ اسلامیہ نے قبول کی تھی۔ اس سے قبل اکتوبر 2022 میں کابل میں طالبان کی وزارتِ داخلہ میں ایک مسجد میں ہونے والے دھماکے میں چار افراد ہلاک اور 20 زخمی ہوئے تھے۔

خلیل الرحمان حقانی کون تھے؟

خلیل الرحمٰن حقانی سنہ 1966 میں افغانستان کے صوبہ پکتیا کے ضلع گردہِ روا کے گاؤں کانڈو میں پیدا ہوئے۔ وہ افغانستان کے طاقتور وزیر داخلہ سراج الدین حقانی کے چچا اور طالبان کی حقانی شاخ کی نمایاں شخصیات میں سے ایک تھے۔ وہ حقانی نیٹ ورک کے بانی جلال الدین حقانی کے بھائی تھے جو 1980 کی دہائی میں سوویت یونین کے خلاف مجاہدین کے اعلیٰ کمانڈروں میں سے ایک تھے۔ خلیل الرحمان نے خود بھی سوویت یونین کے خلاف جنگ میں حصہ لیا تھا۔ طالبان حکومت کے قیام کے آغاز سے ہی انھیں پناہ گزینوں اور ملک واپس آنے والوں کی سہولت کے لیے بنائی گئی وزارت میں وزیر مقرر کیا گیا تھا اور طالبان کے دیگر عہدیداروں کے برعکس جو مختصر مدت کے بعد دوسرے عہدوں پر منتقل ہو جاتے ہیں، وہ اپنی موت تک اس عہدے پر فائز رہے۔ وزارتِ پناہ گزین میں وہ بین الاقوامی امداد کو راغب کرنے کی کوشش کر رہے تھے، خاص طور پر گذشتہ دو سالوں میں جب پاکستان اور ایران نے افغان مہاجرین اور تارکین وطن کی جبری ملک بدری کے عمل کا اعلان کیا اور اس عمل کے دوران تقریباً 15 لاکھ افراد کو افغانستان واپس بھیجا گیا۔ ماضی میں امریکہ کی جانب سے ان کے بارے میں معلومات دینے پر 50 لاکھ ڈالر کا انعام مقرر کیا تھا۔ امریکہ نے حقانی نیٹ ورک کو 'غیر ملکی دہشت گرد تنظیم' کی فہرست میں شامل کر رکھا ہے۔ سنہ 2001 میں ایک انٹرویو میں حقانی نے بتایا تھا کہ امریکہ نے ان کے گھر پر بمباری کی تھی جس میں متعدد افراد ہلاک ہوئے تھے لیکن وہ کابل سے بھاگنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ ان کے مطابق 'ہمیں ایک سال تک کمرے میں بند کیے رکھا، ہمارے ہاتھ، پیر باندھے گئے تھے اور آنکھوں پر پٹی باندھی گئی تھی اور میرے پیر بیڑیوں کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے۔' امریکی حکومت کی 'انصاف کے لیے انعام' کی ویب سائٹ میں کہا گیا ہے کہ خلیل الرحمٰن حقانی '2010 سے افغانستان کے صوبہ لوگر میں طالبان کے ارکان کی مدد کر رہے ہیں۔' سنہ 2009 میں خلیل ان افراد میں شامل تھے جنھیں گرفتار کیا گیا تھا۔ فروری 2011 میں امریکی محکمہ خزانہ نے انھیں 'بین الاقوامی دہشت گردوں' کی فہرست میں شامل کیا اور اسے امریکی پابندیوں کا نشانہ بنایا اور ان کے ساتھ کسی بھی قسم کے مالی تعلقات کو 'جرم' قرار دیا۔

شام میں فوجی اڈوں، ہیلی کاپٹرز اور بحری جہازوں پر مسلسل فضائی حملوں کے ساتھ ساتھ اسرائیل گولان کی پہاڑیوں میں کیا کر رہا ہے؟

جیریمی ہوول

صدر بشار الاسد کی حکومت کے خاتمے کے بعد سے اسرائیل شام میں 'عسکری اہداف' پر اب تک سینکڑوں حملے کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ اسرائیلی فوج نے اسرائیل اور شام کے درمیان واقع گولان کی پہاڑیوں میں اقوام متحدہ کے زیرِ نگرانی قائم غیر فوجی زون یا بفر زون پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ شام میں جاری اس کی فوجی کارروائیوں کا مقصد اسرائیلی شہریوں کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے تاہم کچھ ماہرین کا دعویٰ ہے کہ اسرائیل اپنے ایک دیرینہ دشمن (شام) کو کمزور کرنے کے لیے موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ منگل کے روز اسرائیل کی جانب سے شام کے بحری بیڑے پر بھی ایک بڑے حملے کی تصدیق کی گئی ہے۔ اسرائیلی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اُس کے جنگی طیاروں نے پیر کی رات البیضا اور اللاذقیہ کی بندرگاہوں کو نشانہ بنایا جہاں شامی بحریہ کے 15 بحری جہاز لنگر انداز تھے۔ تو ایسے میں اہم سوال یہ ہے کہ اسرائیل شام پر مسلسل حملے کیوں کر رہا ہے؟

اسرائیل شام پر حملے کیوں کر رہا ہے؟

اسرائیلی فوج نے اپنے ایک حالیہ بیان میں کہا ہے کہ اُس کے جنگی طیاروں نے گذشتہ چند دنوں کے دوران شام کے مختلف علاقوں میں متعدد فوجی اور عسکریت پسندوں کے اہداف پر 350 سے زیادہ فضائی حملے کیے ہیں۔ اس سے قبل شام کی صورتحال پر نظر رکھنے والی تنظیم 'سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس' (ایس او ایچ آر) کی جانب سے کہا گیا تھا کے اتوار کے روز باغیوں کی جانب سے دمشق کا کنٹرول سنبھالنے کے بعد سے اسرائیلی فوج نے شام پر 310 فضائی حملے کیے ہیں۔ ایس او ایچ آر کے مطابق ان حملوں کا ہدف حلب اور دمشق میں موجود شامی فوج کی تنصیبات تھیں۔ جن علاقوں میں حملے کیے گئے ہیں اُن میں حلب، حماہ، دمشق، لتا کیا، طرطوس اور دیگر علاقے شامل ہیں۔ رامی عبدالرحمٰن ایس او ایچ آر کے بانی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اسرائیلی حملوں کا مقصد شام کی فوج کی لڑنے کی صلاحیت کو ختم کرنا ہے۔ اُن کا مزید کہنا تھا کہ شام کی سرحدی اور فضائی حدود کی مسلسل پامالی کی جا رہی ہے۔ دوسری جانب اسرائیل کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس کے حملوں کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ شام میں موجود کیمیائی ہتھیار شدت پسندوں کے ہاتھ نہ لگیں۔

اسرائیل کے کیمیائی ہتھیاروں کو لے کر خدشات

اسرائیل کو اس بات کی فکر لاحق ہے کہ سابق شامی صدر بشار الاسد کے مبینہ کیمیائی ہتھیاروں کا ذخیرہ اب کس کے پاس جائے گا۔ اس بارے میں کوئی مصدقہ اطلاعات نہیں کہ شام میں کہاں اور کتنے کیمیائی ہتھیار موجود ہیں۔ تاہم یہ بات یقینی ہے کہ سابق صدر نے کیمیائی ہتھیار جمع کیے تھے۔ سوموار کے روز اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے ادارے نے شامی حکام کو متنبہ کیا تھا کہ اگر اُن کے پاس کیمیائی ہتھیار موجود ہیں تو انھیں محفوظ بنانے کی ضرورت ہے۔ شام میں اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے سابق انسپکٹر اور سویڈن کی امیا یونیورسٹی میں پروفیسر ایک سیلسٹورم کا کہنا ہے کہ اسرائیل فضائی حملوں کے ذریعے شام کے کیمیائی ہتھیاروں کی صلاحیت کو نشانہ بنا رہا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ اسرائیل شام کے کیمیائی ہتھیاروں کے اثاثے ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ سیلسٹورم کے مطابق یہ اثاثے 'لوگ، تنصیبات یا ہتھیار، کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔' بشار الاسد کی فوج نے سنہ 2013 میں دمشق کے مضافاتی علاقے غوطہ میں ایک حملے میں سیرین گیس استعمال کی تھی اور اس حملے میں ایک ہزار سے زائد افراد کے مارے جانے کی اطلاعات تھیں۔ شام کی فوج پر الزام ہے کہ انھوں نے ملک کے دیگر علاقوں میں بھی سیرین گیس اور کلورین گیس سے بنے کیمیائی ہتھیار استعمال کیے تھے۔ ڈاکٹر سیلسٹورم کا کہنا ہے کہ شاید شام پر قبضہ کرنے والے باغیوں کے پاس بھی کیمیائی ہتھیار موجود ہوں کیونکہ اُن پر بھی الزام ہے کہ انھوں نے اپنے مخالفین پر کیمیائی ہتھیار استعمال کیے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ بشار الاسد نے یہ ہتھیار اس لیے رکھے تھے تاکہ اسرائیل کے ساتھ تنازع میں کسی حد تک طاقت کا توازن کا پیدا ہو سکے لیکن وہ ان ہتھیاروں کو (اسرائیل کے خلاف) استعمال کرنے میں کبھی پہل نہیں کرنے کے خواہاں تھے۔ لیکن اب شام میں ایک بالکل ہی مختلف حکومت ہے۔ ڈاکٹر سیلسٹورم کے خیال میں اسرائیل شام میں موجود تمام مبینہ کیمیائی ہتھیار ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔

اسرائیل گولان کی پہاڑیوں میں کیا کر رہا ہے؟

چند روز قبل اسرائیل کے وزیرِ اعظم بنیامن نتن یاہو نے اعلان کیا تھا کہ اُن کی فوج نے گولان کی پہاڑیوں میں اقوام متحدہ کے زیرِ نگرانی قائم غیر فوجی زون یا بفر زون کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ نتن یاہو کے مطابق یہ پوزیشن عارضی ہے اور اس وقت تک ہے 'جب تک کہ کوئی متبادل انتظام نہیں مل جاتا۔' لندن کی ایس او اے ایس یونیورسٹی کے پروفیسر گلبرٹ اچکر کا کہنا ہے کہ اسرائیل کا کہنا ہے وہ اسرائیل پر حماس کی جانب سے سات اکتوبر کو ہوئے حملے کی طرز کے کسی بھی حملے کو روکنا چاہتے ہیں۔ 'لیکن یہ آگے بڑھنے اور کسی دوسری قوت جو مقبوضہ علاقے کی سرحد کے قریب آنے سے روکنے کا موقع ہے۔' اسرائیلی فوج کی جانب سے گولان کی پہاڑیوں میں قائم غیر فوجی زون پر قبضے کی سعودی عرب سمیت دیگر عرب ممالک نے شدید مذمت کی ہے۔ سوموار کے روز مصر کی وزارتِ خارجہ نے اسرائیل کے اس اقدام کو 'شام کی سرزمین پر قبضہ اور 1974 کے معاہدے کی کھلی خلاف ورزی' قرار دیا ہے۔ شام سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق اسرائیلی فوج غیر فوجی زون سے کہیں آگے نکل چکی ہے اور دمشق سے محض 25 کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہے۔ اسرائیلی فوج کے ذرائع اس کی تردید کر رہے ہیں۔ تاہم پہلی دفعہ اسرائیلی فوج نے اس بات کو تسلیم کیا ہے اس کی فورسز گولان کی پہاڑیوں کے بفر زون سے کچھ آگے پہنچ چکی ہیں۔ لیکن فوج کے ترجمان نداو شوشانی کا کہنا ہے کہ اسرائیلی فوج بہت زیادہ آگے نہیں بڑھی ہے۔

گولان ہائٹس کیا ہے اور اس پر کس کا کنٹرول ہے؟

گولان کی پہاڑیاں شام کا وہ علاقے ہے جس پر اسرائیل نے سنہ 1967 سے قبضہ کر رکھا ہے۔ گولان کی پہاڑیاں 1200 مربع کلومیٹر پر پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ شامی دارالحکومت دمشق سے تقریباً 60 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہیں۔ سنہ 1967 کی جنگ کے دوران شام نے گولان کی پہاڑیوں سے اسرائیل پر حملہ کیا تاہم اسرائیل یہ حملہ پسپا کرنے میں کامیاب رہا اور اس حملے کے ردعمل میں اسرائیل نے 1200 کلومیٹر کے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ سنہ 1973 کی جنگ کے دوران شام نے اِن پہاڑیوں کا کنٹرول واپس حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہے۔ بعدازاں 1974 میں شام اور اسرائیل نے جنگ بندی کے معاہدے پر دستخط کیے اور تب سے اقوامِ متحدہ کی نگران فوج وہاں تعینات ہے۔ سنہ 1981 میں اس علاقے کو اسرائیل نے یکطرفہ طور پر اپنا علاقہ قرار دے دیا تھا تاہم اسرائیل کے اس اقدام کو عالمی سطح پر تسلیم نہیں کیا گیا اور اسے سخت تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ اس علاقے میں تقریباً 30 یہودی بستیاں قائم ہیں اور ایک اندازے کے مطابق اب تک یہاں 20 ہزار یہودی آبادکار منتقل ہو چکے ہیں۔ اس علاقے میں تقریباً 20 ہزار شامی شہری بھی رہتے ہیں۔ شام اور اسرائیل کے درمیان سرحدی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس کے ایک جانب لبنان اور دوسری جانب اُردن کی سرحد بھی لگتی ہے۔

کیا اسرائیل کے خدشات درست ہیں؟

اسرائیلی وزیرِ اعظم کا کہنا ہے اسرائیلی فوج کا گولان کی پہاڑیوں میں قائم بفر زون پر قبضہ عارضی ہے مگر فوج کا انخلا آنے والی شامی حکومت کے رویے پر منحصر ہے۔ نتن یاہو کا کہنا تھا کہ اُن کی خواہش ہے کہ شام میں آنے والی حکومت کے ساتھ پُرامن اور ہمسایوں والے تعلقات قائم کر سکیں۔ 'تاہم اگر ایسا نہیں ہوتا تو اسرائیلی ریاست اور اس کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے ہر ممکن اقدامات اٹھائیں گے۔' لندن میں قائم تھنک ٹینک رائل یونائیٹڈ سروسز انسٹیٹیوٹ کے ڈاکٹر ایچ اے ہیلیئر کا کہنا ہے کہ اسرائیل میں یہ سوچ پائی جاتی ہے کہ شام کی جانب سے فورسز گولان میں داخل ہونے کی کوشش کر سکتی ہے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ اس کا کوئی امکان موجود نہ رہے اسرائیلی فوج سرحد میں مزید اندر تک داخل ہو گئی ہے۔ 'تاہم اسرائیل نے پہلے بھی گولان کی پہاڑیوں پر حفاظتی اقدام کے طور پر قبضہ کیا تھا اور پھر بعد میں اپنی پوزیشن کو مضبوط تھا۔ وہ دوبارہ بھی ایسا کر سکتا ہے۔' اسرائیلی وزیر خارجہ گیڈون سار نے کہا ہے کہ اُن کی فوج شام کے فوجی اڈوں پر فضائی حملے صرف اور صرف اپنے شہریوں کے دفاع کے لیے کر رہی ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ یہی وجہ ہے کہ اسرائیل سٹریٹجک ہتھیاروں کے نظام پر حملہ کرتا ہے جیسے باقی ماندہ کیمیائی ہتھیار یا طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل اور راکٹ تاکہ وہ شدت پسندوں کے ہاتھ نہ لگ سکیں۔ تاہم پروفیسر اچکار کے خیال میں شام میں بڑے پیمانے پر کیمیائی ہتھیار موجود نہیں ہیں۔ اُن کے مطابق وہ صرف دو یا تین مقامات پر ہیں۔ 'لیکن 300 سے زیادہ فضائی حملے کر کے آپ ملک (شام) کو بہت زیادہ کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔' اُن کا کہنا ہے کہ اسرائیلیوں کی نظر بشار الاسد ایک ایسا 'شیطان' تھا جسے وہ جانتے تھے لیکن اسد کے جانے کے بعد کیا ہوگا اس بارے میں کافی غیر یقینی پائی جاتی ہے۔ 'اُن کو ڈر ہے کہ لیبیا کی طرح شام بھی مختلف متحارب دھڑوں میں تقسیم ہو جائے گا اور کوئی ایسا دھڑا برسرِ اقتدار نہ آ جائے جو اسرائیل سے دشمنی رکھتا ہو۔'

روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
12 Dec. 2024

جگتدل میں تاریخ ساز علمی و ادبی تقریبات

یک روزہ قومی سمینار بعنوان صابر اقبال: شعری بصیرت اور شخصیت، جلسہ اعزازیہ، کل ہند مشاعرہ اور قرطاس و قلم ایوارڈ 2024ء

جگتدل: 11 دسمبر (رپورٹ: علی شاہد دلکش) کانکی نارہ اور شیام نگر کی تاریخ میں اپنی نوعیت کی منفرد تاریخ ساز تقریبات ادارہ قرطاس و قلم-جگتدل کے بینر تلے بتاریخ 8 / دسمبر 2024 بروز اتوار جگتدل شمس اردو ہائی اسکول میں انعقاد پذیر ہوئیں۔ قابل غور بات ہے کہ مسلسل دس گھنٹے صبح دس سے رات نو بجے تک چلنے والی بڑی شاندار تقریب چار مراحل پر مشتمل رہی۔ پہلا مرحلہ افتتاحی جلسے کا رہا جس میں ادارہ ہٰذا اور صابر اقبال پر باتیں ہوئیں۔ مجلس کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے سابق ملیٹری محمد نظام الدین صوبیدار نے کیا۔ افتتاحی جلسے کی صدارت ڈاکٹر معصوم شرقی نے اور نظامت طیب نعمانی (استاذ، بھیرب گانگولی کالج) نے کی۔ ماقبل ابتدائیہ علاقائی اناؤنسر محمد مقصود نے خوب کیا۔ پھر خواجہ احمد حسین نے اپنے مخصوص انداز میں خطابت کرتے ہوئے مائک ناظم جلسہ کے حوالے کر دیا۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر صابرہ حنا خاتون اسسٹنٹ (پروفیسر، رانی گنج ٹی ڈی بی کالج) نے اچھوتے طرز پر پیش کی۔ صدرِ ادارہ عظیم انصاری اور خازن ادارہ سمیع الفت نے استاد شاعر و ادیب صابر اقبال سے متعلق دل لگتی گفتگو کیں۔ مہمان ناقد، شاعر و ادیب پروفیسر صفدر امام قادری (پٹنہ، بہار) نے صابر اقبال کی شاعری کے محاسن اور ان کی کتاب پابجولاں کے تعلق سے سیر حاصل گفتگو کر سو سے زائد حاضرین کے مجمع کی توجہ کو گھنٹہ بھر کے لیے اپنے کلیدی خطبے کے حصار میں رکھا۔ موصوف نے صابر اقبال کی شعری بصیرت اور ان کی کتاب کی اشاعتی کمیوں کو بھی ظاہر کیا۔ صدرِ جلسہ ڈاکٹر شرقی نے مختصراً مگر جامع صدارتی خطبے میں سلیقے سے انکشاف کیا کہ عالمی سطح پر مقبول رسالہ انشاء میں صابر اقبال مسلسل چار پانچ سال بحیثیت مبصر ادبی خدمات انجام دیتے رہے۔ ہر ماہ ان کے دو چار معیاری تبصرے شائع ہوتے تھے۔ لہٰذا وہ بنگال کے معتبر اور کہنہ مشق شاعر و ادیب رہے۔ اس کے فوراً بعد ہی جگتدل و کانکی کی سرزمین پر خواتین میں اولین ٹرین ڈرائیور (اسسٹنٹ لوکو پائیلیٹ، انڈین ریلوے) بنی شگفتہ پروین بنت ڈاکٹر ایم زیڈ انصاری، ایم بی بی ایس ڈاکٹر سمیرا عندلیب (فائز کولکاتا پی جی میڈیکل کالج) بنت خواجہ فیروز اختر (کانکی نارہ) اور ہوڑہ ڈسٹرکٹ ہاسپیٹل میں ڈاکٹر نہاں پروین (بی یو ایم ایس) بنت ڈاکٹر ایم زیڈ انصاری کو لائق صد افتخار کامیابیوں اور مستحسن کارکردگی پر خصوصی ایوارڈ سے نواز کر دخترانِ معاشرہ اور حاضرین میں موجود علاقے کے تین چار کالجوں کے اسٹوڈنٹس کے دلوں میں کچھ بہتر کر گزرنے کے جذبے کو ابھارنے کی بہترین پہل کی گئی۔ اسی لمحے ڈاکٹر صابرہ نے بڑا بہترین جملہ ادا کیا کہ یہ تینوں دخترانِ ملت معاشرے کی روح اور سماج و ملک کی قیمتی جان کو بچانے کا اہم ترین فریضہ انجام دے رہی ہیں۔ لہٰذا ان کی جتنی ستائش کی جائے کم ہے۔ اس فخریہ لمحے پر اعزاز یافتگان بیٹیوں کے والدِ محترم کو خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ دیکھا گیا۔ اس کے ٹھیک بعد بزرگ، معروف اور معتبر شاعر و ادیب ڈاکٹر معصوم شرقی کو ان کی مجموعی ادبی خدمات پر ”قرطاس و قلم ایوارڈ 2024“ مع پچیس سو روپے کا چیک (جو ڈاکٹر منصور عالم کی طرف سے تھا) مع عمدہ شال اور سپاس نامہ سے عزت افزائی کی گئی۔ فوراً ہی معروف شاعر و ادیب ایم نصر اللہ نصر نے اپنا لکھا سپاس نامہ پڑھ کر سنایا بھی۔ کافی شافی کے ساتھ ہی پروفیسر و ڈاکٹر صفدر امام قادری (صدر شعبہ اردو، کامرس، سائنس و آرٹس کالج، پٹنہ) کی صدارت میں دوسرے مرحلے کا عظیم الشان ”نیشنل سمینار“ بعنوان ”صابر اقبال: شعری بصیرت اور شخصیت“ کا آغاز ہوا۔ ناظم سمینار پروفیسر نعمانی نے والہانہ تیور کے ساتھ نظامت بھی کی اور وقفے وقفے سے اہم متعلقہ پیغامات بھی دیتے رہے۔ مقالہ نگاروں میں ڈاکٹر ارشاد شفق (استاذ، پی جی شعبہ، رانی گنج ٹی ڈی بی کالج اور گیسٹ لیکچرار عالیہ یونیورسٹی)، ڈاکٹر تسلیم عارف (اسسٹنٹ پروفیسر، ایس ایس جی کالج، بھاگلپور)، ڈاکٹر وحید الحق علیگ (صدر شعبہ اردو، نئی ہٹی آر بی سی کالج برائے نسواں)، ڈاکٹر شیخ الماس حسین (صدر شعبہ اردو، ہری موہن گھوش کالج، مٹیابرج)، ڈاکٹر خورشید اقبال (ایوارڈ یافتہ مصنف اور جریدہ کائنات کے چیف ایڈیٹر) اور محمد مرجان علی (ریسرچ اسکالر، جے پرکاش یونیورسٹی، چھپرہ) نے صابر اقبال کی شخصیت کے مختلف گوشے اور شعری بصیرت کو الگ الگ نقطۂ نگاہ سے تجزیہ کرنے کے بعد اہم نکات سے روشناس کرائے۔ قومی سیمینار کے اخیر میں صدرِ سمینار نے مختصر مگر جامع اور مدلل صدارتی خطبہ دیا۔ نیشنل سمینار کے قابل قدر علمی و ادبی سامعین میں ڈاکٹر عبدالسبحان، ایم نصر اللہ نصر، خواجہ احمد حسین، پرنسپل عبدالودود انصاری، ڈاکٹر عظیم اللہ ہاشمی، آتش رضا شیخ پورہ، احمد وکیل علیمی، شمیم جہانگیری، فیاض انور صبا، ابرار ساگر، نسیم اشک، حکیم اشرف، ماسٹر سیف الاسلام، ماسٹر فاروق، اکبر علی، محمد عبدالقادر، سوز اختر، ناصر انصاری، نسیم آتش، روشن ضمیر، منظر اسلام منتظر، کوثر علی، احسان خان، ماسٹر پرویز، ماسٹر ماہتاب، ماسٹر عبدالجبار، محمد سلطان، گولڈ میڈلسٹ محمد ظہیر، آر احمد، عبدالوکیل، صلاح الدین خان، محمد رستم، ماسٹر مجاہد نور، ماسٹر افضل حسین، صابر علی، اکبر علی اور سماجی کارکن محمد فیروز وغیرہ ہیں۔ ظہرانے کے بعد تیسرا اور آخری مرحلہ کل ہند مشاعرہ شروع ہوا۔ مختصر ظہرانے کے توقف کے دوران ہی ٹیٹا گڑھ سے تشریف لائے مہمانان خوش گلو جوڑی شعلہ و شبنم صاحبان نے نعتِ نبی اور صابر اقبال کی ایک غزل کو اپنی پیاری مترنم آواز میں پڑھتے ہوئے باقاعدہ مشاعرے کا آغاز کر ایک سماں باندھ دیا۔ مشاعرے کی صدارت مشترکہ طور پر ڈاکٹر معصوم شرقی اور عظیم انصاری نے کی نیز نقابت کے فرائض مشترکہ طور پر ڈاکٹر صابرہ خاتون حنا اور ڈاکٹر وحید الحق علیگ نے بحسن و خوبی انجام دیئے۔ کل ہند مشاعرے میں بہار کے قمر الزماں چمپارنوی، کولکاتہ کے اشرف یعقوبی، رئیس اعظم حیدری، ڈاکٹر احمد معراج، جاوید مجیدی، آفتاب مٹیابرجی، مہتاب سلم اور شرر ریاستی کے ساتھ ساتھ نواح کے شکیل رشڑوی، زماں قاسمی، احمد منیر، احمد وکیل علیمی، نسیم اشک، سہیل نور، میم عین لاڈلہ، احسان خان، خطاب عالم شاذ، علی شاہد دلکش، سوز اختر، سمیع الفت، ڈاکٹر خورشید اقبال، بلند اقبال، ڈاکٹر وحید الحق اور عظیم انصاری جیسے معروف شعراء کرام نے اپنی اپنی منفرد تخلیقات سے سامعین کو محظوظ بھی کیے اور خوب داد و تحسین سے نوازے بھی گئے۔ ڈاکٹر وحید الحق و سمیع الفت کے اظہارِ تشکرات کے ساتھ آئندہ کی امید کے ساتھ پروگرام نو بجے شب اپنے انجام کو پہنچا۔ قرطاس و قلم کی پوری ٹیم کی کئی ہفتوں کی انتھک محنتوں کا ثمرہ رہا کہ اللہ نے تاریخ ساز کامیابی سے پروگرام کو ہمکنار کیا۔

امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت

مانو میں بین الاقوامی کانفرنس سے شرکاء کا خطاب

حیدرآباد، 11 دسمبر (پریس نوٹ) ”امیر خسرو کی زبان نہایت دلکش، معنی آفریں اور صناعی سے پر ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ امیر خسرو کی اہمیت کا اعتراف دیر سے کیا گیا۔“ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن شیخ الجامعہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ بین الاقوامی کانفرنس ”امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت“ کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کیا۔ افتتاحی اجلاس میں ممتاز مورخ اور دانشور پروفیسر سید عزیز الدین حسین، اعزازی پروفیسر، مانو نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ دکن کے صوفیوں نے دکنی میں عورتوں کی تعلیم و تربیت پر 90 کتابیں لکھیں۔ امیر خسرو کو چھوڑ کر شمال کے صوفیوں نے اس موضوع پر توجہ نہیں دی۔ امیر خسرو پوری زندگی صلح کل اور بندگانِ خدا سے محبت کی روش پر قائم رہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر رتن لال ہنگلو نے کہا کہ امیر خسرو کی کثیر الجہت شخصیت اور ان کی گراں قدر خدمات کا خاطر خواہ اعتراف نہیں کیا جاسکا ہے۔ وہ ایک عظیم صوفی، شاعر، موسیقار، زبان داں اور مشترکہ تہذیب کی علامت تھے۔ عہد وسطیٰ اور سنٹرل ایشیا کو نظر انداز کر کے کوئی تاریخ نہیں لکھی جاسکتی۔ چانکیہ، پاننی وغیرہ کا تعلق قندھار سے تھا۔ امیر خسرو کی گراں بہا خدمات ہیں۔ وہ قوالی اور ترانہ کے موجد تھے۔ مہمان اعزازی پروفیسر شریف حسین قاسمی سابق صدر شعبہ فارسی نے کہا کہ امیر خسرو ہندوستان کے لیے بے حد قابل فخر شخصیت کا نام ہے۔ مادری زبان پر فخر کرنے کا خیال امیر خسرو کی ہی دین ہے۔ ان کی والدہ ہندوستانی تھیں۔ خسرو نے اپنی ماں کی زبان ہندوی میں شاعری کی اور پوری دنیا میں ان کی شاعری کا ڈنکا بجا۔ مہمان اعزازی مولانا سید شاہ اکبر نظام الدین حسینی نے کہا کہ امیر خسرو کئی بادشاہوں کے دربار کی رونق رہے۔ انھیں طوطی ہند کہا جاتا ہے۔ ان کی ٹھمریاں اور گیت آج بھی مقبول ہیں۔ انھوں نے کئی ساز بھی ایجاد کیے۔ خسرو کہتے تھے کہ ہندوستان میں ہر سو میل پر پانی اور دو سو میل پر بانی یعنی زبان بدل جاتی ہے۔ مشترکہ تہذیب محبت کا دوسرا نام ہے۔ خسرو اس تہذیب کے علم بردار تھے۔ پروفیسر عزیز بانو ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی ڈین نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ امیر خسرو ایک صوفی، شاعر اور موسیقار تھے۔ سبک ہندی کے بانی ہیں جنھوں نے ہندوستان میں فارسی شاعری کو اوجِ کمال پر پہنچایا۔ انھوں نے موسیقی میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس موقعے پر پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار مانو بھی شہ نشین پر موجود تھے۔ ڈاکٹر افتخار احمد کنوینر کانفرنس نے پروگرام کی نظامت کی۔ محترمہ ثمینہ تبسم اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ انگریزی نے اظہار تشکر کیا۔ ڈاکٹر قدسی رضوی اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ انگریزی کے تلاوتِ کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

ناندیڑ میں انسانی حقوق کے دن کے موقع پر خصوصی مسلم طلباء کو بہترین تعلیم حاصل کرکے آئی پی ایس آئی اے ایس بننے کا مشورہ: نعیم خان ڈائریکٹر

ناندیڑ: 11 دسمبر (راست) انسانی حقوق کا دن ہر سال 10 دسمبر کو منایا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ اس دن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1948 میں انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ منظور کیا۔ اس دن کا آغاز 1950 میں ہوا تھا۔ تاہم، یہ اسمبلی کی جانب سے قرارداد 4 انسانی حقوق 23(V) کی منظوری کے بعد ہوا۔ مزید یہ کہ اس نے تمام ریاستوں اور دلچسپی رکھنے والی تنظیموں کو مدعو کر کے پاس کیا۔ بعد ازاں ہر سال 10 دسمبر کی تاریخ کو انسانی حقوق کا دن قرار دیا گیا۔ مہاراشٹر کے شہر ناندیڑ میں قومی سطح کی انسانی حقوق اور امن تنظیم کی جانب سے پیر برہان نگر ناندیڑ میں استاد کوچنگ سینٹر میں ڈائریکٹر نعیم خان کی خصوصی موجودگی میں انسانی حقوق کا دن منایا گیا۔ اس موقع پر ہیومن رائٹس اینڈ پیس آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر نعیم خان نے خصوصی مسلم طلباء کو والدین اور اساتذہ کے احترام پر زور دیتے ہوئے بہترین تعلیم حاصل کر کے آئی پی ایس اور آئی اے ایس بننے کا مشورہ دیا۔ اسی تنظیم کے مہاراشٹر کے چیئرمین سرفراز احمد نے تقریب میں موجود طلبہ سے کہا کہ طلبہ کو تعلیم کے حوالے سے ایک مقصد ہونا چاہیے کہ میں یہ بننا چاہتا ہوں، تب ہی وہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ہیومن تنظیم کے مہاراشٹر کے صدر شہراز الحق اور استاد کوچنگ سنٹر کے ڈائریکٹر اور ہیومن رائٹس مائنارٹی ایجوکیشن سیل کے چیئرمین ابراہیم استاد نے طلباء کو انسانی حقوق پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر ہیومن رائٹس اینڈ پیس آرگنائزیشن کے ڈائریکٹر نعیم خان، ویمن ڈائریکٹر آسیہ پروین، مہاراشٹر کے چیئرمین سرفراز احمد، مہاراشٹر کے صدر شہروز الحق، ویب ڈویلپر توصیف احمد، اقلیتی خواتین کی صدر جیسیکا شندے، ناندیڑ شہر کی صدر شیخ ناز، ڈاکٹر روحامہ شندے اور دیگر کے ہاتھوں استاد کوچنگ سینٹر کی شکیلہ مس سمیت تمام اساتذہ کو سناد سے نوازا گیا۔

50واں عرس حافظ ملت سے مفتی مظہر الحق، مولانا شفیق مصباحی و دیگر کے خطابات

بنگلور: 11 دسمبر: صوبۂ کرناٹک میں واقع شہر بنگلور کی مرکزی، دینی، تربیتی اور اقامتی درسگاہ مرکز اہلسنت جامعہ حضرت بلال، ٹیانری روڈ، بنگلور میں، علمائے اہلسنت کی طرف سے 50واں جشن زریں بنام عرس حافظ ملت نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ حافظ و قاری غلام مصطفی صاحب کی قرأت سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ قاری مغیث رضا بنارسی صاحب و طلبائے جامعہ نے بالترتیب نعت و منقبت کے گلدستے حسین انداز میں پیش کئے۔ بعدہ منقبت حافظ ملت سے سامعین کو محظوظ کیا گیا، پھر ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، خلیفۂ حضور سراج ملت، حضرت علامہ مفتی محمد مظہر الحق نوری صاحب قبلہ (شیخ الحدیث دار العلوم شاہ جماعت ہاسن) نے حضور حافظ ملت جلالۃ العلم ابو الفیض علامہ شاہ عبدالعزیز مرادآبادی علیہ الرحمہ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آپ ۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۴ء بروز دو شنبہ، قصبہ بھوج پور، ضلع مرادآباد میں پیدا ہوئے پرائمری کی تعلیم اسکول میں، حفظ قرآن مجید گھر ہی پر والد ماجد حافظ غلام نور علیہ الرحمہ سے، عربی فارسی کی ابتدائی تعلیم مختلف اساتذہ سے، متوسطات جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے اور اعلیٰ تعلیم صدر الشریعہ اور دیگر اساتذہ سے دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف میں حاصل کی اور ۱۳۵۱ ہجری میں صدر الشریعہ کے ساتھ منظر اسلام بریلی شریف آگئے اور یہیں سے سند فراغت حاصل کی۔ حضرت مفتی اسلم صاحب قبلہ (قاضی کرناٹک) نے دوران خطاب کہا کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے پاس دنیوی دولت نہ تھی لیکن زہد و تقویٰ اور بے نیازی و خودداری کی عظیم دولت سے مالامال تھے ذکر الٰہی میں خاص لذت پاتے، سفر میں تہجد کی پابندی کرتے شریعت کی طرف سے رخصت کی حالت میں عزیمت پر عمل کرتے، قرآن مجید سے اتنا شغف تھا کہ ہر خالی وقت کو اس کی تلاوت سے مصروف رکھتے۔ حضرت قاری ذوالفقار نوری صاحب (خطیب و امام مسجد حضرت بلال) نے کہا کہ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے بڑے ہی مصائب و آلام سہ کر اور اپنی انتھک کوششوں سے الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کو اپنے خون جگر سے سینچا ہے اور جامعہ کو اس مقام تک پہنچایا کہ آج دنیا کے ہر کونے میں جامعہ کے فارغین دین و مسلک کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اردو کارواں کے مقابلوں میں

رئیس جونیئر کالج کے طلباء کی شاندار کامیابی

بھیونڈی: 11 دسمبر (شارف انصاری):- اردو زبان و ادب کی ترقی اور فروغ میں ممبئی کی علمی، ادبی، ثقافتی تنظیم اردو کارواں کا آٹھواں عشرۂ اردو مقابلوں کا آغاز 26 نومبر 2024 سے 9 دسمبر 2024 تک مختلف نوعیت کے پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ مقامِ مسرت ہے کہ ان مقابلوں میں رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، بھیونڈی کے طلبہ نے بڑے جوش و خروش کے ساتھ حصہ لیا اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انٹر کالج تمثیلی مشاعرے میں گیارھویں سائنس الف کے طالب علم قریشی عمران نے حصہ لیا اور منظر بھوپالی کی بہترین تمثیل پیش کرتے ہوئے اوّل انعام حاصل کیا۔ مونو ایکٹنگ مقابلے میں شیخ شمائلہ نے اوّل انعام حاصل کیا۔ بیت بازی میں خان سندس، شیخ نمرہ اور انصاری اقرا، پر مشتمل ٹیم نے بھی اول انعام حاصل کیا۔ اسی طرح ادبی ریل مقابلہ میں مومن عطیہ نے دوم انعام حاصل کیا۔ تمام مقابلوں میں رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے طلباء کی شاندار کارکردگی کے عوض ادارے کو نشانِ امتیاز ٹرافی سے نوازا گیا۔ مذکورہ تمام انعام یافتگان کو خلافت ہاؤس کے شبلی نعمانی آڈیٹوریم میں منعقدہ شاندار تقریب میں انعامات سے نوازا گیا۔ اس شاندار کامیابی پر کے ایم ای سوسائٹی کے صدر الماز فقیہ، نائب صدر ایڈوکیٹ یاسین مومن، سکریٹری دانیال قاضی، خازن فہد بوبیرے، رئیس ہائی اسکول و جونیئر کالج کے چیئرمین یاسر تاتلی، پرنسپل ضاء الرحمن انصاری، وائس پرنسپل عامر صدیقی، اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر مخلص مدعو، سپر وائزرس اسرار پٹھان، سبطین کشیلکر، وائی سی ایم او یو اسٹڈی سینٹر کے کوآرڈینیٹر عبدالعزیز انصاری اور جملہ اسٹاف کی جانب سے انعام یافتگان طلباء اور ان کی رہنمائی کرنے والے اساتذہ، کامل انصاری، رفیعہ مومن، رومیشہ مومن، صوفیہ مومن کو مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔

کڑپہ میں جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام تحفظ آئین ہند و قومی یکجہتی کانفرنس کا انعقاد!

مرکز تحفظ اسلام ہند کی برادران اسلام سے کثیر تعداد میں شرکت کی اپیل!

بنگلور، 11 / دسمبر (پریس ریلیز): ملک کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر آندھرا پردیش کے کڑپہ میں 15 / ڈسمبر کی شام منعقد ہونے والے جمعیۃ علماء ہند کے عظیم الشان و تاریخ ساز اجلاس بعنوان ”تحفظ آئین و قومی یکجہتی کانفرنس“ کے سلسلے میں مرکز تحفظ اسلام ہند کے اراکین و ذمہ داران کی بتاریخ 10 / دسمبر بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد الیاس نگر بنگلور میں ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب مدظلہ قومی صدر جمعیۃ علماء ہند کی زیر قیادت کڑپہ میں ہونے والے جمعیۃ علماء ہند کے عظیم الشان کانفرنس میں مسلمانوں کو کثیر تعداد میں جوڑنے اور کامیاب بنانے کے متعلق تبادلہ خیال ہوا، الحمدللہ مرکز گزشتہ کئی دنوں سے اس تعلق سے کام کر رہا ہے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اجلاس میں جوڑنے کی فکر کر رہا ہے، علاوہ ازیں مرکز کے ڈائریکٹر محمد فرقان جلسہ کی تیاریوں میں حصہ لینے کیلئے کڑپہ پہنچ چکے ہیں، نیز اس سے قبل 3 / دسمبر کو اس تعلق سے مرکز کے ارکان اساسی کی بھی مشاورتی نشست منعقد ہوچکی ہے، الغرض اس مشاورتی اجلاس میں یہ طے پایا کہ مرکز سے جڑے ہر ایک فرد، کڑپہ کے اجلاس کو کامیاب بنانے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں، اس کیلئے فضاء سازی کا کام بھی کریں، اپنے دوست و احباب اور متعلقین تک اجلاس کی دعوت پہنچائیں، اس کیلئے سوشل میڈیا کا بھی بھرپور استعمال کریں۔ قابل ذکر ہیکہ اس مشاورتی اجلاس کے ذریعے مرکز تحفظ اسلام ہند نے ملت اسلامیہ ہندیہ سے بالعموم اور آندھرا پردیش و تلنگانہ، کرناٹک و تملناڈو کے مسلمانوں سے بالخصوص اس اجلاس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے، اکابرین بالخصوص امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی صاحب کے رہنماء خطاب سے استفادہ کرنے اور جمعیۃ علماء ہند کی آواز اور اجلاس میں پیش ہونے والے تمام تجاویز کی تائید فرما کر امت مسلمہ کے اتحاد و اتفاق کا ثبوت پیش فرمانے کی اپیل کی ہے۔ واضح رہے کہ جمعیۃ علماء ہند کا یہ تاریخ ساز تحفظ آئین ہند و قومی یکجہتی کانفرنس جے راج گارڈن، بائی پاس روڈ، آزاد نگر، کڑپہ، آندھرا پردیش میں ٹھیک شام 4 بجے سے منعقد ہوگا۔ قابل ذکر ہیکہ مرکز تحفظ اسلام ہند کا یہ مشاورتی اجلاس مرکز کے معاون خاص حافظ محمد آصف کی زیر صدارت اور مرکز کے آرگنائزر حافظ محمد حیات خان کی نگرانی میں منعقد ہوئی۔ جس میں ارکان تاسیسی قاری عبدالرحمن الخبیر قاسمی، عمیر الدین، رکن شوریٰ قاری محمد عمران، اراکین مولانا اسرار احمد قاسمی، مولانا نوشاد احمد قاسمی، محمد حارث پٹیل، شبیر احمد، سید توصیف، شبلی محمد اجمعین، محمد فیض، محمد کیف، محمد فرحان، حفظ اللہ، حافظ محمد سفیان، عبد الواجد، محبوب پاشاہ بطور خاص شریک رہے، جبکہ آن لائن کے ذریعے مرکز کے ڈائریکٹر محمد فرقان، مفتی مختار حسن قاسمی وغیرہ نے شرکت فرمائی۔ مشاورتی اجلاس کا آغاز حافظ محمد حیات خان کی تلاوت اور قاری محمد عمران اور مولانا نوشاد احمد قاسمی کے نعتیہ اشعار سے ہوا۔ جبکہ اجلاس کی کارروائی قاری عبد الرحمن الخبیر قاسمی نے چلائی، اختتام سے قبل مولانا اسرار احمد قاسمی نے تمام شرکاء مجلس کا شکریہ ادا کیا اور حافظ محمد آصف کی دعا پر مشاورتی اجلاس اختتام پذیر ہوئی۔

ممبئی یونیورسٹی شعبہ اُردو کے صدر عبداللہ

امتیاز احمد این سی پی یو ایل میں یو جی سی کے نمائندہ نامزد

ممبئی، 11 دسمبر: ممبئی یونیورسٹی شعبہ اُردو صدر عبد اللہ امتیاز احمد قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) کا نمائندہ نامزد کیا گیا ہے۔ دراصل ان کی نامزدگی وزارت برائے اعلیٰ تعلیم کی تجویز پر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) نے کی ہے۔ اس طرح ڈاکٹر عبد اللہ امتیاز احمد این سی پی یو ایل میں ڈاکٹر عبداللہ امتیاز احمد یو جی سی کی نمائندگی کریں گے۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (این سی پی یو ایل) نے ممبئی یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کے سربراہ ڈاکٹر عبداللہ امتیاز احمد کو اپنا رکن نامزد کرنے کی اطلاع کی تصدیق کی ہے، اس تقرری سے مہاراشٹر کے علمی اداروں اور ادبی حلقوں میں مسرت کا اظہار کیا ہے۔ ممبئی یونیورسٹی کے شعبہ اُردو میں ۲۰۱۲ء سے بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر وابستہ ڈاکٹر عبداللہ امتیاز کو ۲۰۲۰ء میں صدر شعبہ صاحب علی کے انتقال کے بعد صدر کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ ان کا تعلق اعظم گڑھ کے موضع خالص پور (نزد جی الدین پور اور شیخو پور) کے ایک علمی و ادبی گھرانے سے ہے۔ کرسچین کالج الہ آباد سے اُردو اور تاریخ میں بی اے، جواہر لال نہرو یونیورسٹی دہلی سے ایم اے اور ایم فل بھی کیا۔ مرحوم پروفیسر صاحب علی کی سرپرستی میں ڈاکٹر عبد اللہ امتیاز نے ۲۰۱۰ء میں آزادی کے بعد اُردو ہندی کے ادبی ناول کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کے موضوع پر ممبئی یونیورسٹی نے انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری سے نوازا۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح

حیدرآباد، 11 دسمبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں آج ممتاز تمل شاعر، مصنف، صحافی، مصلح اور جنگ آزادی کے عظیم رہنما سبرامنیا بھارتی کی یوم پیدائش کے موقع پر بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح عمل آیا۔ اس موقع پر ہندستان کے لسانی تنوع اور سبرامنیا بھارتی کی خدمات پر طلبہ اور ریسرچ اسکالرس نے مختلف زبانوں میں اظہارِ خیال کیا، شیخ رخسانہ (ریسرچ اسکالر، شعبہ ہندی)، محمد اسلم (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ)، علی زہرہ زیدی (ریسرچ اسکالر، شعبہ فارسی)، محمد ارشد ہمراز (ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو)، بشریٰ رحمن (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ) اور ڈاکٹر منہاج احمد (سی ایس ای) نے بالترتیب ہندی، ملیالم، فارسی، اردو، انگریزی اور تلگو میں اپنی گفتگو پیش کی۔ اس موقع پر پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ نے اپنے صدارتی خطاب میں سبرامنیا بھارتی کی خدمات کو بھرپور خراج ادا کرتے ہوئے کہا ”سبرامنیا بھارتی صرف ایک علاقہ اور ریاست تک محدود نہیں تھے۔ اپنی مختصر زندگی میں وہ ہندوستان کی قومی تحریک کا اہم حصہ رہے۔ وہ صحافی بھی تھے، اور ہندی اخبارات کے لئے لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے کم عمری کی شادی اور خواتین کو با اختیار بنانے کی مہم شروع کی۔ ایسی شخصیات کی خدمات قومی اور آفاقی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔“ اس پروگرام کی نظامت کے فرائض پروفیسر محمد خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ایل پی و کوآرڈینیٹر بھارتیہ بھاشا سمیتی نے انجام دیئے۔ انہوں نے شرکا کا استقبال کیا اور پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ”زبانوں کا تنوع تہذیب کی انفرادیت کو جنم دیتا ہے۔ یہی ہندستان کی پہچان اور خوبی ہے۔“ پروگرام کے آخر میں مقرر طلبا اور اسکالرز کو مومنٹوز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ”امیر خسرو: ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت“ کے زیر عنوان منعقدہ یک روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے مہمانان پروفیسر شیخ اشتیاق احمد (رجسٹرار)، پروفیسر شریف حسین قاسمی، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی، پروفیسر سید عزیز الدین ہمدانی، پروفیسر رتن لال ہنگلو، آقای محمد رضا فاضل، پروفیسر انور خیری، جناب شمیم طارق، پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر افتخار احمد اور ڈاکٹر فیروز عالم کے بشمول بڑی تعداد میں شرکا موجود تھے۔

بنگلہ دیش میں اقلیتوں پر حملوں کے بعد لوگ خوف میں جی رہے ہیں۔ کیلاش ستیارتھی

کولکاتہ۔ 10 دسمبر۔ ایم این این۔ نوبل امن انعام یافتہ کیلاش ستیارتھی نے بنگلہ دیش میں اقلیتوں پر حملے اور مندروں کی توڑ پھوڑ پر بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملک میں تشویشناک صورتحال سے پریشان ہیں۔ وہ چار دہائیوں سے زیادہ عرصے سے بنگلہ دیش میں تعلیم اور بچوں کے حقوق کے مسائل کو حل کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ ’لوگوں کے درمیان اعتماد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی‘ کی قدر کی ہے۔ تاہم اقلیتوں پر حالیہ حملوں اور مذہبی مقامات کی توڑ پھوڑ نے کئی لوگوں کو خوف میں مبتلا کر دیا ہے۔ ’ان کے بنیادی حقوق سلب کیے جا رہے ہیں‘ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کو فوری طور پر حل کرنے کی ضرورت ہے، ورنہ ’اس کے اثرات بنگلہ دیش سے بھی آگے بڑھیں گے، جس سے پورے جنوبی ایشیائی خطے میں استحکام اور امن کو خطرہ ہوگا۔‘ ستیارتھی نے مزید کہا، ’اقلیتوں کا دباؤ اور کہیں بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہمارے اجتماعی ضمیر پر حملہ ہے۔ انہوں نے ساتھی نوبل انعام یافتہ محمد یونس سے ’بغیر کسی تاخیر کے اس بدلتی ہوئی صورتحال کو حل کرنے‘ کا مطالبہ کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بنگلہ دیش میں انتہا پسند عناصر کی طرف سے ہندوؤں اور دیگر اقلیتوں پر متعدد حملے ہو چکے ہیں۔ اقلیتوں کے گھروں کو نذر آتش کرنے اور لوٹ مار اور توڑ پھوڑ اور دیوتاؤں اور مندروں کی بے حرمتی کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں۔ چٹاگانگ میں ایک ہندو پجاری چنموئے کرشنا داس کو 25 اکتوبر کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا جس کے بعد شدید احتجاج ہوا تھا۔ ہندوستان نے 26 نومبر کو شری چنموئے کرشنا داس کی گرفتاری اور ضمانت سے انکار پر گہری تشویش کا اظہار کیا تھا، جو بنگلہ دیش سمیتی سناتن جاگرن جوت کے ترجمان بھی ہیں۔

غذائی قلت کے خلاف جنگ میں کامیابی

تھانے ضلع میں بچوں کی صحت میں نمایاں بہتری

تھانے: 11 دسمبر (آفتاب شیخ) تھانے ضلع میں غذائی قلت کے خلاف مہم کے مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ ضلع پریشد کی جانب سے چلائے جانے والے سہ رخی پروگرام، جس میں مشاورت، تربیت، اور براہ راست غذائی منصوبہ شامل ہیں، کے تحت شدید غذائی قلت (SAM) اور درمیانی غذائی قلت (MAM) کا شکار بچوں کی تعداد میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ دیہی علاقوں میں ستمبر 2024 کے آخر تک شدید غذائی قلت والے 88 بچے تھے، جو نومبر 2024 کے آخر تک کم ہو کر 22 رہ گئے ہیں۔ اسی طرح درمیانی غذائی قلت والے بچوں کی تعداد 1,023 سے کم ہو کر 62 ہو گئی ہے۔ ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر روہن گھوگے کی قیادت میں 1,647 آنگن واڑی مراکز کے ذریعے 83,427 بچوں کے لیے مشاورت، تربیت، اور متوازن غذا پر مشتمل پروگرام چلایا جا رہا ہے۔ والدین کے لیے خصوصی تربیتی نشستیں منعقد کی جا رہی ہیں، جہاں انہیں بچوں کے روزمرہ معمولات، کھانے کے اوقات، اور متوازن و غذائیت سے بھرپور خوراک فراہم کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ غذائی قلت کے خلاف اس مہم میں آئی آئی ٹی بمبئی جیسے معتبر اداروں کی مدد لی جا رہی ہے۔ ویڈیو ٹریننگ اور والدین کو براہ راست مشورے کے ذریعے بچوں کی نگہداشت کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ ضلع انتظامیہ حاملہ اور دودھ پلانے والی ماؤں کو غذائی کٹس فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اختراعی منصوبے جیسے ’بلکھو یدا‘ اور خصوصی غذائی سپلیمنٹس متعارف کروا رہی ہے۔ فلاحی تنظیموں جیسے سنیہا فاؤنڈیشن اور اننا فاؤنڈیشن کے تعاون سے غذائی قلت کے شکار بچوں کے لیے خصوصی اقدامات خاص طور پر ڈوھم اور شہاپور پروجیکٹس میں کیے جا رہے ہیں۔ غذائی قلت کے اعداد و شمار میں مسلسل بہتری آ رہی ہیں۔ ستمبر 2024: شدید غذائی قلت (SAM) والے 88 بچے، درمیانی غذائی قلت (MAM) والے 1,023 بچے۔ اکتوبر 2024: شدید غذائی قلت والے 76 بچے، درمیانی غذائی قلت والے 1,009 بچے۔ نومبر 2024: شدید غذائی قلت والے 66 بچے، درمیانی غذائی قلت والے 961 بچے۔ تھانے ضلع میں غذائی قلت کے خلاف اقدامات کے نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ اجتماعی کوششوں اور منظم منصوبہ بندی سے بچوں کی صحت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ یہ مہم آئندہ بھی جاری رہے گی تا کہ مستقبل کا ہر بچہ صحت مند اور خوشحال ہو۔

دیویا دتہ نے پرائم ویڈیو کے بندش بینڈش سیزن '2 میں نندنی کے کردار کے بارے میں بات کی

ممبئی: 11 دسمبر (ایم ملک) اداکار دیویا دتہ، جو اپنی بھرپور اداکاری کے لیے جانی جاتی ہیں، نے بندش بینڈش سیزن 2 میں اپنے کردار نندنی کے بارے میں بات کی۔ نندنی ایک میوزک ٹیچر ہیں، جن کا موسیقی اور سرپرستی کے حوالے سے اپنا منفرد انداز ہے۔ دیویا اس کردار کے بارے میں بتاتی ہیں کہ یہ کردار کیسے بنایا گیا اور ہدایت کار آنند تیواری کے ساتھ ان کی گفتگو نے اسے کس طرح تشکیل دیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ اس نے نندنی کے کردار کو بنانے میں کتنی سوچ رکھی ہے اور یہ کردار حقیقی زندگی سے متاثر ہے، جو اسے اس کے لیے اور بھی خاص بناتا ہے۔ دیویا نے اپنے کردار نندنی کی کہانی کے بارے میں بتایا اور اسے کیسے زندہ کیا گیا۔ انہوں نے کہا، ”میرے خیال میں، سب سے پہلے تو اس کردار کا روپ بہت دلچسپ ہے۔ پہلے یہ کردار مردانہ کردار تھا، پھر آنند اور میں نے بات شروع کی۔ مجھے بندش ڈاکو کا پہلا سیزن بہت پسند آیا۔ بات کرتے ہوئے، اس نے مجھ سے پوچھا، ضرور، کیوں نہیں؟ یہ کردار ہمیشہ ایک خاتون کردار کے لیے تھا، اور اس تبدیلی نے بہت خوبصورتی سے کام کیا، اور اس کا سارا کریڈٹ آنند کو جاتا ہے۔ دیویا نے مزید کہا، ”ایک سرپرست کے طور پر، یہ اس کے لباس، اس کے انداز اور اس کی مکمل شخصیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہت بلند ہے۔ آپ اسے ٹریلر میں بھی دیکھ سکتے ہیں، زیادہ تر کہانی کو ظاہر کیے بغیر، میں کہہ سکتا ہوں کہ نندنی بہت منصفانہ ہے۔ ہے۔“ وہ مزید کہتی ہیں، ”آنند نے ایک خوبصورت بات کہی - جو وہ حقیقی زندگی میں نصیر صاحب میں دیکھتے ہیں، وہی نندنی، شریا، روہن اور باقی سب کے لیے ہے۔ اس نے میرے دل کو چھو لیا۔“ امرت پال سنگھ بندرا اور آنند تیواری کی پروڈیوس کردہ بندیش ڈاکو کو بھی آنند تیواری نے ڈائریکٹ کیا ہے۔ اس شو کو لیو میڈیا کلیکٹو پرائیویٹ لمیٹڈ کے بینر تلے تیار کیا گیا ہے اور اس کی کہانی تیواری نے آتمیکا ڈیڈ ونیا اور کرن سنگھ تیاگی کے ساتھ لکھی ہے۔ نئے سیزن میں پچھلی کاسٹ کی واپسی دیکھی جا رہی ہے، بشمول ریتو یک بھومک، شریا چودھری، شیبا چڈھا، اتل کلکرنی، راجیش تیلانگ اور کنال رائے کپور۔ اس بار نئی کاسٹ کے طور پر دیویا دتہ، روہن گربکشانی، یاشاسوینی دائما، عالیہ قریشی اور سوربھ نیر بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے بندیش ڈاکو سیزن 2 خصوصی طور پر پرائم ویڈیو پر 13 دسمبر سے ہندوستان اور دنیا کے 240 سے زیادہ ممالک اور خطوں میں نشر ہوگا۔

ستمبر ماہ میں شدید بارشوں کی وجہ سے نقصانات کیلئے

812 کروڑ روپے کے معاوضے کو منظوری دی گئی

رقم ڈی بی ٹی کے ذریعے براہ راست بینک اکاؤنٹ میں جمع کی جائے گی

ناندیڑ:11/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) حکومت نے متاثرہ علاقوں کے لیے 812 کروڑ روپے کے معاوضے کو منظوری دی ہے جنہیں ستمبر 2024 میں شدید بارشوں اور سیلاب کی صورتحال سے 33 فیصد سے زیادہ نقصان ہوا تھا۔ یہ رقم ڈی بی ٹی کے ذریعے ضلع کے کسانوں کے بینک اکاؤنٹ میں براہ راست جمع کی جائے گی۔ تاہم، ضلع انتظامیہ نے اپیل کی ہے کہ کسانوں کو ای-کے وائی سی کا عمل مکمل کرنا چاہیے۔

متاثرہ کسانوں کی تعلقہ وار تعداد اور معاوضہ کی رقم کروڑوں روپے میں ہے۔ ناندیڑ تعلقہ کے 34 ہزار 641 متاثرہ کسانوں کے لیے 29 کروڑ 85 لاکھ روپے، اردپور تعلقہ کے 32 ہزار 448 متاثرہ کسانوں کے لیے 32 کروڑ 97 لاکھ روپے، قندھار تعلقہ کے 73 ہزار 650 متاثرہ کسانوں کے لیے 71 کروڑ 27 لاکھ روپے، قندھار تعلقہ کے لیے 84 کروڑ 40 لاکھ روپے۔ لوہا تعلقہ بلولی کے 80 ہزار 840 متاثرہ کسانوں کے لیے تعلقہ کے 36 ہزار 99 متاثرہ کسانوں کے لیے 46 کروڑ 47 لاکھ روپے، نائگاؤں تعلقہ کے 56 ہزار 172 متاثرہ کسانوں کے لیے 56 کروڑ 64 لاکھ روپے، دیگلور تعلقہ کے 61 ہزار 123 متاثرہ کسانوں کے لیے 50 کروڑ 95 لاکھ روپے، دیگلور تعلقہ کے لیے 55 کروڑ 92 لاکھ روپے۔ مکھیڈ تعلقہ کے 79 ہزار 603 متاثر کسان، دھرم آباد تعلقہ کے لیے 28 ہزار 795 متاثرہ کسانوں کے لیے 27 کروڑ 26 لاکھ روپے، عمری تعلقہ کے 34 ہزار 38 متاثرہ کسانوں کے لیے 32 کروڑ 70 لاکھ روپے، بھوکر تعلقہ کے 43 ہزار 59 متاثرہ کسانوں کے لیے 52 کروڑ 19 لاکھ روپے، تعلقہ بھوکر کے لیے 29 کروڑ 35 لاکھ روپے۔ مدکھیڈ تعلقہ کے 812 متاثرہ کسان، حدگاؤں 74 ہزار 228 متاثر ہوئے۔ کسانوں کے لیے 82 کروڑ 27 لاکھ روپے، حمایت نگر کے 34 ہزار 533 متاثرہ کسانوں کو 44 کروڑ 61 لاکھ روپے، کنوٹ تعلقہ کے 57 ہزار 702 متاثرہ کسانوں کو 80 کروڑ 42 لاکھ روپے، ماہور تعلقہ کے 26 ہزار 172 متاثرہ کسانوں کو 35 کروڑ 12 لاکھ روپے کل ناندیڑ ضلع میں ہزار 915 کسانوں کے لیے ایک لاکھ 83812 کروڑ 386 لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔

مورخہ 01.01.2024 کے حکومتی فیصلے کے مطابق نومبر 2023 میں غیر موسمی بارشوں اور ژالہ باری سے فصلوں کے نقصان کے لیے نظر ثانی شدہ شرح پر 2 کے بجائے 3 ہیکٹر تک امداد کی اجازت دی گئی ہے اور اس کے بعد کے عرصے کے لیے غیر موسمی بارشوں اور ژالہ باری اور دیگر قدرتی آفات کیلئے منظوری دی گئی ہے۔

کُنڈلواڑی میں مسلم نوجوان پر بے رحمی سے حملہ کرنے والوں کو نہیں بخشا جائے گا: پولیس سپرنٹنڈنٹ کا تیقن

ناندیڑ:11/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) کل رات کُنڈلواڑی میں کوپرگاؤں کے نوجوان شیخ علی کو گاڑی کی ٹکر کا بہانہ بنا کر تنازعہ پیدا ہوا۔ بات چیت کے دوران بحث کے بعد ایک ہجوم نے جمع ہو کر اس نوجوان پر بے رحمانہ تشدد کیا۔ ایسی اور اسی طرح کی وارداتوں کو دبانے کے بجائے ان پر فوری طور پر توجہ دینا اور مذہبی وفرقہ وارانہ شدت پسندی کو روکنا ضروری ہے، اس مطالبے کے ساتھ ایک یادداشت پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار کو پیش کی گئی۔ اس موقع پر پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے اس معاملے میں خصوصی توجہ دینے اور ضلع میں کسی بھی طبقے کی غنڈہ گردی یا بدتمیزی کو برداشت نہ کرنے کا یقین دلایا۔ اس موقع پر بھنتے پیّا بودھی جی اور ونچت بہوجن اگھاڑی کے ریاستی ترجمان فاروق احمد اور پارٹی کے عہدیداران وکارکنان موجود تھے۔

ناندیڑ ضلع کے سابقہ ارکان اسمبلی وعہدیداران

مہایوتی کی پارٹیوں میں شمولیت کیلئے بے چین

ناندیڑ: 11/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) مرکز میں بی جے پی اور ریاست میں مہایوتی کی حکومت ہونے کی وجہ سے آئندہ پانچ سال مہاوکاس اگھاڑی میں رہ کر کیا کیا جائے؟ اس کے بجائے بی جے پی یا مہایوتی کے کسی اتحادی جماعت کے قریب ہونا بہتر ہے، اس طرح کا فیصلہ کئی افراد نے کرلیا ہے۔ حالانکہ مہایوتی کے جھنڈے تلے کام کرنا ہے، لیکن کس پارٹی کی حمایت کرنی ہے، اس پر کئی لوگ غور کررہے ہیں، اور کچھ نے تو پارٹی کا انتخاب بھی کرلیا ہے۔ ان میں سابق اراکین اسمبلی سمیت کچھ اہم رہنما این سی پی کے اجیت پوار گروپ میں شامل ہونے کی تیاری کررہے ہیں۔ گزشتہ پانچ سال میں ہوئے سیاسی ڈرامے کے بعد مہاوکاس اگھاڑی کی حکومت قائم ہوگی، ایسا اندازہ لگایا جارہا تھا۔ اس وجہ سے کئی افراد نے کانگریس، ادھوسینا اور این سی پی (شرد پوار گروپ) کے ساتھ وابستگی اختیار کی تھی۔ لیکن عین لوک سبھا انتخابات سے پہلے سابق وزیر اعلیٰ اشوک راؤ چوہان نے کانگریس کو الوداع کہتے ہوئے بی جے پی میں شمولیت اختیار کرلی۔ اس وقت ان کے ساتھ موجود موجودہ اراکین اسمبلی میں سے صرف جتیش انتاپورکر نے بی جے پی کا ٹکٹ حاصل کیا تھا اور وہ دوبارہ بی جے پی کے ٹکٹ پر ایم ایل اے منتخب ہوئے۔ لیکن چوہان کا ساتھ چھوڑنے والے کانگریس کے مادھو راؤ جوڑ گاؤنکر اور موہن راؤ ہمبرڈے کو ووٹروں نے مسترد کردیا۔ ضلع میں مہایوتی کی تمام 9/میں سے 9/نشستیں جیتنے کے ساتھ ریاست میں بھی مہایوتی کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اسمبلی انتخابات میں ناندیڑ ضلع ہی نہیں بلکہ پورے مہاراشٹر میں مہاوکاس اگھاڑی کی شکست کو دیکھتے ہوئے اگھاڑی کے کئی رہنما متبادل کی تلاش میں ہیں۔ مہایوتی میں شامل ہونا تو چاہتے ہیں، لیکن کس پارٹی میں شامل ہوں، اس الجھن میں کئی لوگ مبتلا ہیں۔ تاہم ضلع کے تین سابق اراکین اسمبلی این سی پی اجیت پوار گروپ میں شامل ہونے کی تیاری میں ہیں۔ ان میں این سی پی کے ایک سابق رکن اسمبلی اور کانگریس کے ایک سابق رکن اسمبلی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کانگریس کے کچھ موجودہ عہدیداران بی جے پی کا کمل تھامنے والے ہیں۔ لیکن ان تمام رہنما، عہدیدار اور کارکنان کے پارٹی بدلنے کے عمل کو تاحال کوئی مناسب وقت نہیں ملا ہے۔ اس دوران کابینہ میں توسیع کی مصروفیت کے سبب پارٹی میں شامل ہونے کے خواہش مند افراد کو رہنماؤں نے تھوڑا انتظار کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس وجہ سے امکان ہے کہ کابینہ کی توسیع اور بعد میں ہونے والے سرمائی اجلاس کے اختتام کے بعد نئے سال میں کئی افراد مہایوتی کی اتحادی جماعتوں میں شامل ہوں گے۔

مقامی خودمختار اداروں کے لیے امیدواروں کی بھیڑ

ریاست میں مہایوتی کی حکومت قائم ہوچکی ہے اور ضلع میں کانگریس کے واحد رکن پارلیمنٹ کے علاوہ بی جے پی اور مہایوتی کے اتحادی جماعتوں کا پلڑا بھاری ہے۔ اس وقت کانگریس کے پاس صرف ناندیڑ کی پارلیمنٹ کی نشست ہے، جبکہ بی جے پی کے پانچ موجودہ ایم ایل اے، دوراجیہ سبھا ممبران، شندے سینا کے تین ایم ایل اے، ایک قانون ساز کونسل کے رکن اور این سی پی اجیت پوار گروپ کے ایک ایم ایل اے کا غلبہ نظر آرہا ہے۔ اس صورتحال میں حکمران ایم ایل اے کی قیادت میں کام کرتے ہوئے مقامی خودمختار اداروں کے لیے کئی افراد نے تیاریاں شروع کردی ہیں۔ ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو اسمبلی انتخابات کے امیدوار تھے لیکن آخری وقت میں دستبردار ہوگئے۔ اب ان کا رجحان ضلع پریشد اور میونسپل کارپوریشن کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس لیے نئے شامل ہونے والوں اور پرانے خواہش مندوں کی تعداد کافی بڑھنے کا امکان ہے۔ جو افراد پارٹی میں شمولیت کے حوالے سے تذبذب کا شکار ہیں، ان میں سے کئی مقامی خودمختار اداروں کے نتائج کے بعد اپنی پوزیشن واضح کریں گے۔

نظام آباد میں ماں نے کمسن بچوں کو فروخت کردیا

حیدرآباد: نظام آباد ضلع میں ایک خاتون نے مبینہ طور پر اپنے تین نابالغ بیٹوں بشمول جڑواں بچوں کو فروخت کردیا۔ پولیس نے بتایا کہ پانچ سے سات سال کی عمر کے تین بچوں کو بچا لیا گیا ہے۔ آرمور پولیس سٹیشن کے ایک پولیس اہلکار نے بتایا کہ خاتون نے مبینہ طور پر اپنے ایک بچے کو تقریباً 10 ماہ قبل اور بعد میں دو دیگر کو تین مختلف افراد کو ایک لاکھ سے دو لاکھ روپے کی رقم میں فروخت کردیا تھا۔ یہ معاملہ 7 دسمبر کو اس وقت سامنے آیا جب ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے اطلاع دی کہ گشت کے دوران اسے پتہ چلا کہ خاتون نے اپنے تین بیٹوں کو فروخت کردیا ہے اور پوچھ گچھ پر واقعہ کے سچ ہونے کی تصدیق ہوگئی۔

غیر محتاط انداز میں موٹر سائیکل چلانے والے نوجوان کو گرفتار کیا گیا

ناندیڑ:11/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) اپنی موٹر سائیکل انتہائی خطرناک اور غیر محتاط انداز میں چلانے والے ایک نوجوان کے خلاف ناندیڑ دیہی پولیس نے مقدمہ درج کیا ہے۔ اس موٹر سائیکل کے سائلنسر سے پٹاخوں جیسی آوازیں آرہی تھیں۔ پولیس عملدار شنکر ریون مالگے کی شکایت کے مطابق وہ پولیس انسپکٹر اومکانت چنچولکر کی رہنمائی میں 9 دسمبر کی رات گشت کررہے تھے کہ ایک نوجوان اپنی موٹر سائیکل غیر محتاط انداز میں چلارہا تھا۔ اس کی موٹر سائیکل سے پٹاخے جیسی آوازیں آرہی تھیں۔ پولیس نے اس موٹر سائیکل نمبر MH26-AW4214 کو روک لیا، جس کی قیمت 80 ہزار روپئے بتائی گئی۔ تفتیش کے دوران موٹر سائیکل چلانے والے نوجوان کا نام گنیش بھجنگ راؤ مورے (23 سال) ساکن شاہونگر، واگھالہ معلوم ہوا۔ ناندیڑ دیہی پولیس نے گنیش مورے کے خلاف بھارتی قانون تعزیرات کی دفعہ 125 اور 281 کے تحت مقدمہ نمبر 1141 درج کیا ہے۔ اس معاملہ کی تفتیش پولیس عملدار مورے کو سونپی گئی ہے۔

اتوارہ پولیس نے 7 بیل ضبط کیے

ناندیڑ:11/دسمبر (ورقِ تازہ نیوز) اتوارہ پولیس نے گائے کی نسل کے 7 بیل ضبط کیے ہیں اور اس سلسلے میں ایک شخص کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ان بیلوں کی قیمت 2 لاکھ 80 ہزار روپئے بتائی گئی ہے۔ اتوارہ کرائم انویسٹی گیشن ٹیم نے 9 دسمبر کو عمر کالونی، دیگلور ناکہ علاقہ میں ایک مقام پر بندھے ہوئے 7 گائے نسل کے بیل ضبط کیے۔ پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ یہ بیل ذبح کرنے کے لیے باندھے گئے ہیں۔ جب بیلوں کے کاغذات کے متعلق عمر کالونی کے رہائشی محمد سلیم محمد خواجہ قریشی (46 سال) سے پوچھ گچھ کی گئی تو ان کے پاس وہ کاغذات موجود نہیں تھے۔ پولیس ملازم حبیب جابر چاؤس کی شکایت پر محمد سلیم کے خلاف مہاراشٹر تحفظ حیوانات ایکٹ کی دفعہ 5 اور 9 کے تحت جرم نمبر 441/2024 درج کیا گیا ہے۔ اس معاملہ کی تفتیش پولیس اہلکار کستوری کو سونپی گئی ہے۔ اس کارروائی کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر کھنڈیرائے دھرنے، سورج گرو اور پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سشیل کمار نائیک نے اتوارہ پولیس انسپکٹر سداشیو بھاڑیکر، کرائم انویسٹی گیشن ٹیم کے انچارج پولیس سب انسپکٹر رمیش گائیکواڑ، زیر تربیت پولیس سب انسپکٹر ولاس پوار اور پولیس اہلکار کستوری، چاؤس، ارجن منڈے، داسرے، ریوناتھ کولنورے، جاوید وغیرہ کی ستائش کی۔

دیہی ترقی کے لیے ہم آہنگی کی ضرورت ہے: سی ای او کرنوال

ناندیڑ: 11/ڈسمبر (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر مینل کرنوال نے زور دے کر کہا کہ اگر ملازمین مختلف اسکیموں کے موثر نفاذ کے لیے دیہاتیوں کو درپیش مشکلات، مسائل اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے مناسب تال میل برقرار رکھیں تو کام تیزی سے انجام پا سکیں گے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر مینل کرنوال نے مکھیڈ تعلقہ کے کھرب کھڈگاؤں، چندولا ٹانڈہ اور بلالی گاؤں کا دورہ کیا اور جل جیون مشن اور سوچھ بھارت مشن کے تحت جاری کاموں کا معائنہ کیا۔ اس دورے کے دوران انہوں نے سیوریج اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ، واٹر سپلائی سکیم، گھرکول اور گاؤں کی ترقی سے متعلق دیگر کاموں کو دیکھ کر گاؤں والوں سے براہ راست بات چیت کی اور ان کی رائے اور مسائل کو سمجھا۔ بلاری میں سیوریج اور سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے کام زیر التوا ہیں۔ اس سلسلے میں مینل کرنوال نے گاؤں والوں سے بات چیت کی۔ ان کاموں کو شروع کرنے کے بعد انہوں نے سیوریج کے انتظام کے لیے عوامی جذب گڑھوں اور کچرے کے انتظام کے لیے نادیپ اور ویسٹ سیگریگیشن شیڈز، بیل ٹاورز کے کام کو فوری طور پر مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے چندولہ ٹانڈہ میں جل جیون مشن کے تحت واٹر سپلائی اسکیم کا معائنہ کیا۔ گاؤں والوں نے نئے ٹینک کی مانگ پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر مینل کرنوال نے پرانے ٹینک کا معائنہ کیا اور ری سائیکلنگ کی ہدایات دیں۔ انہوں نے کھرب کھنڈگاؤں میں جل جیون مشن کے کام کا بھی معائنہ کیا اور تکنیکی دشواریوں کو دور کرنے کے لیے اقدامات کرنے کا حکم دیا۔ اس دوران اس گاؤں کے اسکولوں کا دورہ کرتے ہوئے مینل کرنوال نے طلباء سے بات چیت کی۔ تعلیم کے حوالے سے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تعلیمی مواد تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر انہوں نے ملازمین کو مشورہ دیا کہ وہ دیہات میں اسکیموں کو نافذ کرنے کے دوران درپیش مشکلات کو ختم کرنے کے لیے گاؤں والوں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر مسائل کو گاؤں کی سطح پر سمجھا جائے تو انہیں وقت پر پورا کیا جاسکتا ہے۔ اس میٹنگ میں ڈسٹرکٹ واٹر اینڈ سینی ٹیشن مشن کے پروجیکٹ ڈائریکٹر نارائن مشال، ایگزیکٹیو انجینئر بھوجراج، گروپ ڈیولپمنٹ آفیسر شیکھر رامود، چیف ایگزیکٹیو آفیسر کے پرسنل اسسٹنٹ شبھم تلوار وغیرہ موجود تھے۔

سعودی عرب میں موسم سرما سے متعلق ماہرین موسمیات کا بڑا دعویٰ

ریاض: سعودی عرب میں ماہرین موسمیات کی جانب سے توقع کا اظہار کیا جارہا ہے کہ اس سال موسم سرما میں زیادہ سردی نہیں پڑے گی۔ سعودی خبررساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق موسمیات کے قومی مرکز کے ترجمان حسین القحطانی کا کہنا ہے کہ دارالحکومت ریاض میں سردی کی پہلی لہر میں درجہ حرارت صفر ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا جبکہ مملکت میں اس وقت موسم ٹھنڈا اور موزوں ہے۔ موسمیات کے قومی مرکز کے ترجمان حسین القحطانی کے مطابق سردی کی لہر سے مملکت کے علاقے متاثر ہوں گے مگر موسمیاتی رپورٹیں یہ ظاہر نہیں کرتیں کہ زیادہ سردی پڑے گی۔ واضح رہے کہ سعودی عرب میں باقاعدہ طور پر موسم سرما کا آغاز یکم دسمبر 2024 سے ہوچکا ہے۔

بھارت بین الاقوامی سمندری سرگرمیوں کی حفاظت اور سلامتی کے لیے پرعزم ہے۔ جے شنکر

منامہ۔?10 دسمبر۔ ایم این این۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے منگل کو بین الاقوامی سمندری سرگرمیوں کی حفاظت اور سلامتی کے لیے ہندوستان کے 'انتہائی پختہ' عہد کی تصدیق کی۔ انہیں یقین تھا کہ کمبائنڈ میری ٹائم فورسز (سی ایم ایف) میں ہندوستان کی شمولیت، جس کا ہیڈکوارٹر منامہ میں ہے، علاقائی بحری سلامتی کو مضبوط بنانے کے لیے یقیناً فائدہ مند ثابت ہوگا۔ بحرین میں ہندوستان-بحرین ہائی جوائنٹ کمیشن کی چوتھی میٹنگ میں اپنے ریمارکس میں، مسٹر جے شنکر نے مغربی ایشیا کے امن اور استحکام پر بات کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہندوستان کے لیے گہری اسٹریٹجک دلچسپی کا خطہ ہے اور یقینی طور پر حالیہ دنوں میں، یہ ایک ایسا خطہ ہے جہاں خاص طور پر غزہ کے تنازعے پر گہری تشویش ہے۔ ہم دہشت گردی کی کارروائیوں اور تنازعات میں شہریوں کی جانوں کے ضیاع کی مذمت کرتے ہیں۔ وزیر نے کہا کہ ہندوستان بین الاقوامی انسانی قانون کی پاسداری پر یقین رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی دہلی نے فلسطین کے لوگوں کو انسانی امداد کی محفوظ اور بروقت فراہمی کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ "اور ہم جلد از جلد جنگ بندی اور تمام یرغمالیوں کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہندوستان نے دو ریاستی حل کے ذریعے مسئلہ فلسطین کے حل کی مسلسل حمایت کی ہے۔ ہم نے فلسطینی اداروں اور صلاحیتوں کی تعمیر میں بھی اپنا حصہ ڈالا ہے اور ہم یقینی طور پر اس بات کی تعریف کرتے ہیں کہ خلیجی ممالک بھی اسی سمت میں کام کررہے ہیں۔ بحرین کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات پر، مسٹر جے شنکر نے مشاہدہ کیا کہ دونوں ممالک نے حالیہ برسوں میں تجارت اور سرمایہ کاری میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔

شومین راج کپور کے 100 ویں یومِ پیدائش کا جشن ہوگا عظیم الشان، کپور خاندان نے پی ایم سے کی ملاقات

نئی دہلی: ہندوستانی فلم انڈسٹری کے عظیم اداکار اور 'شومین' کے نام سے مشہور راج کپور کے 100 ویں یوم پیدائش پر بے مثال جشن کی تیاری چل رہی ہے۔ کپور فیملی عظیم الشان تقریب منعقد کر راج کپور کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہتے ہیں، اور اس سلسلے میں آج کپور فیملی نے پی ایم مودی سے ملاقات کی۔ کپور خاندان کے سرکردہ اراکین نے تقریب میں شرکت کے لیے پی ایم مودی کو دعوت نامہ پیش کیا ہے اور اس ملاقات کی کچھ تصویریں کرینا کپور خان نے اپنے انسٹاگرام ہینڈل پر شیئر بھی کی ہیں۔ کرینا کپور نے اپنے آفیشیل انسٹاگرام پر پی ایم مودی کے ساتھ ملاقات کرنے پہنچی کپور فیملی کی تصویر بھی شیئر کی ہے، جس کے ساتھ کیپشن میں لکھا ہے ''ہم اپنے دادا اور عظیم اداکار راج کپور کی غیر معمولی زندگی اور وراثت کے جشن کو منانے کے لیے پی ایم مودی کو مدعو کیے جانے پر خوشی محسوس کررہے ہیں۔ اس خاص دوپہر کے لیے مودی جی کا شکریہ۔'' ساتھ ہی انھوں نے لکھا ہے کہ ''اس سنگ میل کو منانے میں آپ کی گرمجوشی اور تعاون ہمارے لیے بہت معنی رکھتا ہے۔ جیسا کہ ہم دادا جی کی فنکاری اور ہندوستانی فلم میں ان کے تعاون کے شاندار 100 سالوں کا جشن منانے جارہے ہیں، ہم ان کی وراثت کا احترام کرتے ہیں، جو ہمیں اور آنے والی نسلوں کو ترغیب دیتا رہے گا۔ ہمیں ان کی شاندار فلموں اور 'راج کپور 100 فلم فیسٹیول' کے ساتھ ہندوستانی سنیما پر ان کے اثرات پر فخر ہے۔'' کرینا کپور نے انسٹاگرام پر پی ایم مودی کے ساتھ پوز دیتے ہوئے کپور فیملی کی تصویر تو شیئر کی ہی ہے، ساتھ ہی ایک تصویر میں پی ایم مودی کرینا کے بچوں تم اور زہیہ کے لیے آٹوگراف دے رہے ہیں۔ کپور فیملی کے ساتھ پی ایم مودی کی جو تصویر سامنے آئی ہے، اس میں کرشما کپور، نیتو سنگھ، رنبیر کپور، عالیہ بھٹ، ردھیما کپور، سیف علی خان وغیرہ دیکھے جاسکتے ہیں۔ ایک دیگر تصویر میں کرینا کپور اور کرشما کپور پی ایم مودی سے آٹوگراف لیتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ نیتو کپور اور کرشما کپور نے بھی پی ایم مودی کے ساتھ ملاقات کی کچھ تصویریں اپنے سوشل میڈیا ہینڈل سے پوسٹ کی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 13 دسمبر سے 15 دسمبر 2024 کے درمیان ہندوستان کے 40 شہروں اور 135 سنیما گھروں میں راج کپور کی 100 فلمیں دکھائے جانے کا منصوبہ ہے۔ ان فلموں کو دیکھنے کے لیے فلم شائقین کو صرف 100 روپے کا ٹکٹ خریدنا ہوگا۔ جو فلمیں سنیما ہالوں میں دکھائے جانے کا منصوبہ ہے، ان میں آگ، برسات، آوارہ، شری 420، جاگتے رہو، جس دیش میں گنگا بہتی ہے، سنگم، میرا نام جوکر، بابی، رام تیری گنگا میلی وغیرہ شامل ہیں۔

ممبئی کا ادبی منظرنامہ بدل گیا ہے، میرا ادبی سفر کے تحت

یعقوب راہی نے عروس البلاد کا منظرنامہ پیش کردیا

ممبئی، 11، دسمبر (ایجنسیز) میرا ادبی کے عنوان کے تحت معروف شاعر یعقوب راہی نے کہا ہے کہ ممبئی کا ادبی منظرنامہ بدل گیا ہے، انہوں اس موقع پر ممبئی کا نصف صدی کا ادبی منظرنامہ پیش کردیا، شعبہ اردو ? ممبئی یونیورسٹی کے زیر اہتمام سلسلے وار چھٹے پروگرام "میرا ادبی سفر" کو یونیورسٹی۔ کیمپس میں منعقد کیا گیا۔ اس تقریب کی صدارت معروف شاعر اعجاز ہندی نے کی۔

آغاز میں ڈاکٹر عبداللہ امتیاز احمد (صدر شعبہ اردو، ممبئی یونیورسٹی) نے یعقوب راہی کا تعارف پیش کرتے ہو? ان کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی بلکہ بہت اچھے پیرائے میں ان کی ستائش کی۔ یعقوب راہی نے اپنے تعلیمی اور ادبی سفر کو پیش کرتے ہوئے نصف صدی کا۔ منظرنامہ۔ پیش کردیا۔ انہوں نے بتایا کہ 1966 میں جب وہ پہلی بار ممبئی آئے، تب وہ صرف ایک طالب علم تھے، لیکن اس کے بعد سے ان کا ادبی سفر شروع ہوا اس میں انہوں نے کتنی مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کیا اور آج کس طرح اس مقام پر پہنچے ہیں اور لوگوں سے کام کی پذیرائی بھی ملی ہے۔ ادبی سفر کے بارے بتاتے ہوئے وہ جذباتی بھی ہوگئے۔ سوال وجواب میں انہوں نے متعدد اہم ادیبوں اور شعراء کرام ستائش کرتے ہوئے کئی کی ادبی خدمات کو بناوٹی بھی قرار دیا۔ یعنی چوکڑی ماردی۔ جبکہ تقریب کے صدر اعجاز ہندی نے اپنے صدارتی خطبہ میں یعقوب راہی کے بارے میں کہا کہ ادب کی دنیا میں ان کا بہت بڑا نام ہے۔ انہوں نے بڑے بڑے ادبی کارنامے انجام دیے اپنی زندگی میں اور دے رہے ہیں۔ انہوں نے شعبہ اُردو کے اس سلسلہ کو اہمیت کا حامل قرار دیا۔ ڈاکٹر عبداللہ امتیاز احمد نے اپنے اظہارِ خیال میں کہا کہ ادب سماج کا آئینہ ہوتا ہے اور ایسے پروگرام سے طلباء میں ایک نیا جذبہ پیدا ہوتا ہے، پڑھنے لکھنے کا اور کچھ بننے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ یہ سوچ لینا چاہیئے کہ کل کو ان میں سے کوشاعر اور ادیب تیار ہوں گے۔ نظامت قمر صدیقی نے کی اور شعبہ کے لیکچرار ڈاکٹر مزمل احمد نے شکریہ ادا کیا، جبکہ ڈاکٹر تابش خان، ڈاکٹر حرا احمد نے بھی خیالات کا اظہار کیا، اس موقع پر طلباء کے ساتھ ساتھ شعراء کرام اشتیاق احمد، ذاکر خان ذاکر، صحافی جاوید جمال الدین اور احمد محمد خان بھی شریک تھے

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔